سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

جمعتہ المبارک،24-جولائی2020

(یوم الجمع،2-ذی الحج1441ھ)

سترہویں اسمبلی: تئیسواں اجلاس

جلد 23 : شمارہ 8

781

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24-جولائی2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

تعلیم پر بحث

ایک وزیر تعلیم پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

783

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،24-جولائی2020

(یوم الجمع،2-ذی الحج1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں صبح10بج کر50منٹ پر زیر صدارت جناب چیئر مین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن
كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ
وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾

سورۃ الجمعۃ آیات9تا10

اے ایمان والو!جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید وفروخت ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے(9) پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تا کہ کامیاب ہو جاؤ(10)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مَولَا یا صَلِّ وَسَلِّم دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّهِمِ
مُحَمدٌ سَیّدُ، الْکَونَینِ وَاثَقَلَیْن
وَالفَرِیقَینِ مِن عُرب وَّمِن عَجَمِ
نہ کوئی آپ جیسا ہے نہ کوئی آپ جیسا تھا
کوئی یوسف سے پوچھے مصطفیٰ کا حُسن کیسا تھا
زمین و آسمان میں کوئی بھی مثال نہ ملی
هُوَ الحَبِیبُ الَّذِی تُرجٰی شَفَاعَتُہ
لِکُلِّ حَولِ مِنَ الأهوَالِ مُقْتَحِم
یا ربِّ بِالمُصطَفٰی بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَغْفِرلَنَا مَا مَضٰی یَا وَاسِعَ الکَرَمِ

سوالات

(محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1631 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2057 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2058 بھی سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2455 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع نارووال میں جنگلات کے لئے سال 19-2018 کے لئے مختص کردہ بجٹ اور روڈ پر لگائے جانے والے درختوں کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

***2455: جناب منان خان:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال محکمہ جنگلات کو کتنا فنڈ کس کس مد میں مالی سال 19-2018 میں فراہم کیا گیا شجر کاری مہم کے لئے کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؟

(ب) اس ضلع میں کس کس مقام، نہر اور روڈ پر شجر کاری مہم کے تحت درخت کون کون سی اقسام کے لگائے گئے؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سے درخت بہتر ہیں جو لگائے جانے چاہیں؟

(د) کیا سفیدے کا درخت بھی لگایا جارہا ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ سفیدے کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ زیادہ پانی چاہتا ہے اس کے متبادل کون کون سے درخت لگانے کا ارادہ ہے کیا پھولدار اور پھلدار درخت لگانے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف)

1. ضلع نارووال میں دورانِ سال 19-2018 میں درج ذیل فنڈ مختص کئے گئے:۔

i.	غیر ترقیاتی بجٹ، سال 19-2018	
	Regional Field Establishment(P&A)	1,15,55,272/- روپے
	Work & Conservancy	47,94,197/- روپے
ii.	ترقیاتی بجٹ، سال 19-2018	1,10,44,133/- روپے
	ٹوٹل ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ	2,73,93,602/- روپے

2. ضلع نارووال میں دورانِ سال 19-2018 میں درج ذیل فنڈ برائے شجرکاری گورنمنٹ نے مختص کئے:

برائے شجرکاری ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ	53,47,513/- روپے

(ب) درج ذیل رقبہ محکمہ جنگلات پر شجرکاری دورانِ سال 19-2018 کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام رقبہ	قسم پودہ جات
1۔	دھاریوال/ لڈوال	جامن، سفیدہ، سمبل وغیرہ
2۔	نگروٹہ	سفیدہ، کیکر وغیرہ
3۔	خانپور ویراں	امرود/ سفیدہ
4۔	جھمریال	امرود/ سفیدہ

(ج) شیشم، کیکر، سمبل، جامن، بکائن، نیم، ارجن، دھریک، مورنگا، سکھ چین، شریں، سفیدہ۔

(د) سفیدے کا درخت بھی لگایا جارہا ہے۔ سفیدے کے پوداجات سخت زمین اور سیم زدہ زمین میں لگانا بہت فائدہ مند ہے اس کے علاوہ سفیدہ ایک قد آور درخت ہے جو بارڈر ایریا میں ایک باڑ کا کام بھی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کیکر، سمبل، ارجن اور بکائن وغیرہ

کے پودا جات بھی لگائے جا رہے ہیں۔ پھلدار درخت مثلاً امرود، جامن وغیرہ بھی رقبہ جات پر لگائے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ 53 لاکھ کی شجرکاری ہوئی ہے لہٰذا مجھے اس کی تفصیل بتا دی جائے کہ یہ کہاں پر ہوئی ہے؟ آگے جو نام دیئے ہوئے ہیں وہاں تو نہیں ہوئی یا کیا اس حوالے سے visit کروایا جا سکتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ

"ضلع نارووال محکمہ جنگلات کو کتنا فنڈ کس کس مد میں مالی سال 19-2018 میں فراہم کیا گیا اور شجرکاری مہم کے لئے کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے؟"

جناب سپیکر! اس حوالے سے میری یہ گزارش ہے کہ ترقیاتی فنڈز کی مد میں ٹوٹل ایک کروڑ 10 لاکھ 44 ہزار روپے دیئے گئے ہیں۔ یہ natural بات ہے کہ ترقیاتی فنڈ پلانٹیشن پر لگا ہے جبکہ غیر ترقیاتی فنڈ وہاں کی maintenance اور عملہ کی تنخواہوں وغیرہ پر لگا ہے۔

جناب سپیکر! اب 19-2018 میں ان کی گورنمنٹ کا "گرین پاکستان پروگرام" اور ہمارا جو 10 بلین کا "سونامی ٹری پروگرام" آیا ہے اس کے تحت ہم نے پلانٹیشن کی ہے جبکہ پوری تفصیل ان کے گوش گزار کر دی ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے لیکن انہوں نے جز (ب) میں areas کے نام دیئے ہوئے ہیں جن کے متعلق میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ وہاں پر کوئی پلانٹیشن نہیں ہوئی، اگر ہوئی ہے تو اس کے بارے پوائنٹ آؤٹ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ 19-2018 کی بات کر رہا ہوں تو یہ 20-2019 کے متعلق بتا دیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر جناب منان خان سے request کروں گا کہ نارووال، سیالکوٹ اور یہ علاقہ اس ایریا میں آتا ہے جہاں بارشیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اگر یہ ضلع نارووال میں لگائے گئے پودوں کی تفصیل پوچھنا چاہتے ہیں تو 19-2018 میں لگائے گئے پودوں کی تعداد 88 ہزار 662 تھی اور میں یہ exact figure بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے سفیدے کے پودوں کے متعلق پوچھا ہے تو میں کہوں گا کہ یہ جو ایک misconception ہے کہ یوکلپٹس یعنی سفیدہ زمین سے زیادہ پانی لیتا ہے تو یہ بات نہیں ہے۔ پشاور میں ہمارا ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہے جہاں سے یہ بات prove ہوئی ہے اور پھر اس کے بعد لاہور ہائی کورٹ میں بھی یہ case ہوا تھا تو اس میں بھی یہ بات prove ہوئی ہے کہ یہ perception ہے fact نہیں ہے اور یہ پاکستان انسٹیٹیوٹ پشاور کا بھی یہی result ہے۔ ہم جو پلانٹیشن کر رہے ہیں تو ہم نے اس وقت تک ان کے exact 88662 plantation کئے ہیں۔ اگر جناب منان خان اسے physically check کرنا چاہیں تو میں انہیں of on the floor the House دعوت دیتا ہوں کہ یہ تشریف لائیں اور نارووال میں انہیں یہ پلانٹیشن check کروانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! انہوں نے دیہاتوں کے نام غلط لکھے ہوئے ہیں کیونکہ دھاریوال اور ٹڈوال گاؤں کے نام ہیں جبکہ یہاں پرنٹنگ غلط ہوئی ہے۔ وزیر موصوف یہاں پر محکمہ کو direction دے دیں کہ وہاں پر مجھے visit کروا دیں تو یہی کافی ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محکمہ والے انہیں visit بھی کروائیں گے اور اگر منان صاحب میرے پاس practically خود تشریف لانا چاہیں تو ہم اکٹھے visit کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 2425 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر2454 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ جنگلات کا بجٹ اور شجر کاری کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2454: **جناب منان خان:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات کا مالی سال 2018-19 کا کل بجٹ مد وار کتنا تھا اور اس میں شجر کاری کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) اب تک کتنی رقم شجر کاری پر خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) ضلع وار شجر کاری کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور اس کے مختص کرنے کا کیا طریق کار یا معیار اپنایا گیا؟

(د) صوبہ بھر میں کون کون سی اقسام کے درخت لگائے جا رہے ہیں؟

(ہ) کیا صوبہ میں سفیدے کے درخت بھی لگائے جا رہے ہیں اگر ہاں تو سفیدے کا درخت زیادہ پانی لیتا ہے اس بابت وضاحت فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ جنگلات کو مالی سال 2018-19 میں ملنے والے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:
اس بجٹ میں تنخواہیں اور دیگر اخراجات بھی شامل ہیں اور شجر کاری پر خرچ کی جانے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

کُل بجٹ: 3۔ارب 37 کروڑ 84 لاکھ 86 ہزار 134 روپے ہے۔

اس میں سے شجر کاری پر مبلغ 76 کروڑ 85 لاکھ 32 ہزار 631 روپے خرچ کئے گئے۔

(ب) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے اور کوئی رقم بقایا نہ ہے۔

(ج) صوبہ بھر میں ضلع وار شجر کاری کی تفصیل اور خرچ کی گئی رقم درج ذیل ہے:

نام ضلع/فاریسٹ ڈویژن	شجر کاری کے لئے مختص کی گئی رقم
لاہور	3کروڑ76لاکھ 34ہزار250روپے
قصور	8کروڑ94لاکھ90ہزار120روپے
شیخوپورہ / ننکانہ	2کروڑ8لاکھ6ہزار162روپے
اوکاڑہ	ایک کروڑ40لاکھ65ہزار360روپے
گوجرانوالہ /حافظ آباد	25لاکھ71ہزار841روپے
گجرات / منڈی بہاؤالدین	2کروڑ38لاکھ 73ہزار469روپے
سیالکوٹ / نارووال	ایک کروڑ17لاکھ39ہزار213روپے
فیصل آباد /ٹوبہ ٹیک سنگھ	8کروڑ 75لاکھ 91 ہزارروپے
جھنگ	2کروڑ 26لاکھ 24ہزارروپے
چنیوٹ	9لاکھ 45 ہزارروپے
سرگودھا	31لاکھ62ہزار300روپے
خوشاب	3کروڑ79لاکھ30ہزارروپے
میانوالی	2کروڑ80لاکھ 83ہزار700روپے
بھکر	ایک کروڑ49لاکھ 31ہزارروپے
چکوال	2کروڑ85لاکھ 4ہزارروپے
اٹک	ایک کروڑ74 لاکھ 91ہزارروپے
جہلم	ایک کروڑ18لاکھ 84ہزارروپے
راولپنڈی ساؤتھ	69لاکھ 16ہزارروپے
راولپنڈی نارتھ	ایک کروڑ73لاکھ37ہزارروپے
مری	80لاکھ 8ہزازروپے
ملتان	50لاکھ48ہزار800روپے
خانیوال	3کروڑ80لاکھ62ہزار800روپے
لودھراں	21لاکھ80ہزارروپے
ساہیوال	ایک کروڑ85لاکھ81ہزار765روپے
پاکپتن	-
وہاڑی	-
بہاولپور	2کروڑ23لاکھ62ہزار812روپے
لال سوہانرا نیشنل پارک	2کروڑ96لاکھ75ہزار706روپے
رحیم یار خان	4کروڑ17لاکھ57ہزار321روپے

بہاولنگر	ایک کروڑ91لاکھ4ہزار370روپے
ڈیرہ غازیخان سرکل	2کروڑ90لاکھ 97ہزار روپے
راجن پور	ایک کروڑ12لاکھ57ہزار100روپے
مظفر گڑھ	ایک کروڑ20لاکھ88ہزار57روپے
لیہ	3کروڑ32لاکھ4ہزار991روپے
ٹوٹل	76کروڑ 85 لاکھ 32 ہزار 631روپے

ہر ضلع اپنے رقبہ اور اپنی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے شجر کاری کے لئے گورنمنٹ سے بجٹ ڈیمانڈ کرتا ہے جو کہ گورنمنٹ بجٹ کی availablity کے مطابق الاٹ کرتی ہے۔ یہ بجٹ سال کے پہلے کوارٹر میں پورے سال کا بجٹ الاٹ ہونا چاہئے کیونکہ فاریسٹری ورکس season orianted ہوتے ہیں جبکہ زیادہ تر بجٹ سال کے آخر میں فراہم کیا جاتا ہے۔ اس وقت شجر کاری کا موزوں وقت باقی نہیں رہتا۔

(د) صوبہ بھر میں کروائی گئی شجر کاری میں شیشم، کیکر، توت، املتاس، بیڑی، سکھ چین، کونوکارپس، بوتل برش، سفیدہ، نیم، جامن وغیرہ کی اقسام لگائی جارہی ہیں۔

(ہ) محکمہ جنگلات صوبہ بھر میں رقبہ کی موزونیت کی بنیاد پر سفیدے کے پودے لگائے جاتے ہیں سفیدہ کا درخت اپنی ضرورت کے مطابق زمین سے پانی جذب کرتا ہے یہ زیادہ تر سیم زدہ رقبہ کے لئے موزوں ہے۔ اچھے رقبہ پر اس کی شجر کاری ممنوع ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ضلع نارووال میں کوئی علاقہ سیم زدہ ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! موصوف اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! کیا ضلع نارووال کے اندر کوئی سیم زدہ زمین ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جناب منان خان کس جز کی بات کر رہے ہیں؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! جز (ج) میں ضلع وار شجرکاری اور مختص فنڈز کی تفصیل دی ہوئی ہے تو اس کے فنڈز مختص کرنے کا کیا طریق کار ہے؟ یہ الگ سے میرا ضمنی سوال ہے جبکہ پہلے میں نے ضلع نارووال میں سیم زدہ زمین سے متعلق پوچھا ہے کہ اگر ہے تو کہاں پر ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! زمین کی قسم کو determine کرنا اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے اور بورڈ آف ریونیو کا کام ہے کہ یہ زمین saline water والی ہے یا waterlogging سے متاثر ہے تو فاریسٹ والوں کا یہ کام نہیں ہے بلکہ فاریسٹ والوں سے یہ پوچھیں کہ پودے کہاں لگا رہے ہیں۔ اگر ہم غلط کہتے ہیں تو آپ آکر visit کر لیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں اس لئے زحمت دے رہا ہوں کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ سفیدے کا درخت سیم زدہ علاقے میں لگایا جاتا ہے۔ میرے حلقے میں اکثر سڑکوں پر سفیدہ لگا ہوا ہے تو اگر تھوڑی سی ہوا چلتی ہے تو سفیدے کے درخت گر جاتے ہیں اور سڑک بلاک ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں اس درخت سے سڑک کو بھی نقصان پہنچتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف اس حوالے سے تھوڑی سی روشنی ڈال دیں۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جناب منان خان کی بڑی positive بات ہے اور میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سفیدے کے quick results آتے ہیں اور ہمارے زمیندار اور کاشتکار بھائی سفیدے کو اس لئے زیادہ prefer کرتے ہیں کہ یہ جلد ہی چار پانچ سالوں کے اندر جوان ہو جاتا ہے اور فروخت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے جس سے انہیں آمدن حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح "آندے نیں کہ جی او بُھبھڑوی آندا اے" تو وہ دوبارہ بھی اُگ جاتا ہے باقی جہاں تک سیم زدہ زمین کا تعلق ہے تو سفیدہ سیم زدہ زمین پر لگانے کی preference ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ سیم زدہ زمین کے علاوہ یہ کہیں اور لگتا ہی نہیں ہے۔ انہوں نے نارووال میں سیم زدہ

زمین کے متعلق دریافت کیا ہے تو میں محکمہ اریگیشن یا بورڈ آف ریونیو سے رپورٹ لے کر انہیں بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل یہ سوال اس سے relevant نہیں ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ہ) میں جواب کی تفصیل وزیر موصوف پڑھ دیں تاکہ ہاؤس میں معزز ممبران کو پتا چل جائے کہ حقیقت کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں پڑھ دیتا ہوں کہ کیا صوبے میں سفیدے کے درخت بھی لگائے جا رہے ہیں، اگر ہاں تو سفیدے کا درخت پانی زیادہ لیتا ہے تو اس بات کی وضاحت کریں؟ محکمہ جنگلات کا یہ concept ہے کہ سفیدے کے درخت لگائے جا رہے ہیں۔ جہاں تک ان کی یہ perception ہے کہ یہ درخت پانی زیادہ لیتا ہے تو آپ سفیدے کی original زمین دیکھیں تو یہ آیا ہی آسٹریلیا سے ہے جہاں کا گرمیوں میں ٹمپریچر ہمارے جیسا ہی ہوتا ہے تو یہ perception تھوڑا سا may be پانی کا 19/ 20 کا فرق ہو ورنہ لاہور ہائی کورٹ میں بھی یہ کیس چلا اور ہمارے پشاور ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے بھی clear کیا ہوا ہے تو یہ صرف perception ہے اور یہ غلط ہے کہ یہ درخت زیادہ پانی استعمال کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ معزز ممبر کو وہم ہے، اگر یہ سوال کرتے ناں کہ پچھلے پانچ سالوں میں سفیدے کے درخت کتنے لگے ہیں اور اب کتنا لگ رہا ہے تو اس میں آپ کو واضح decline نظر آئے گا کہ ہماری حکومت سفیدے کو تھوڑا سا discourage کر کے ساتھ fruit plants اور دیگر درخت بھی لگا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی منان خان کا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! یہ دوسری طرف چلے گئے تھے اور میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب منان خان! نہیں۔ آپ اگلے سوال پر آ جائیں کیونکہ اس پر آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں اور سپیکر صاحب کی رولنگ ہے کہ تین سے زیادہ ضمنی سوال نہیں کئے جا سکتے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! اگر یہ نہیں پڑھ سکتے تو میں خود ہی پڑھ دیتا ہوں کہ ہر ضلع اپنے رقبے پر اپنی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے شجر کاری کے لئے حکومت سے بجٹ ڈیمانڈ کرتا ہے جو کہ حکومت بجٹ کی availability کے مطابق الاٹ کرتی ہے۔ سال کے پہلے کوارٹر میں پورے سال کا بجٹ الاٹ ہوتا ہے کیونکہ forestry works season oriented ہوتے ہیں جبکہ زیادہ تر بجٹ سال کے آخر میں فراہم کیا جاتا ہے تو اس وقت شجر کاری کا موزوں وقت باقی نہیں بچتا۔

جناب چیئرمین: جناب منان خان! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب منان خان جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب وقت ہی نہیں بچتا اور پیسے انہیں بعد میں ملتے ہیں تو یہ کیسے شجر کاری کر سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جناب منان خان specifically کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں میں انہیں وہ بتانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! محکمہ نے جواب میں کہا ہے کہ پیسے سال کے آخر میں ملتے ہیں اور اس وقت شجر کاری کا وقت جا چکا ہوتا ہے تو آپ شجر کاری کیسے کر سکتے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ یہ بجٹ quarterly ہوتا ہے اور یہ تھوڑی سی misunderstanding ہے کیونکہ ہمیں پیسے first quarter میں ملتے ہیں second quarter, third quarter اور fourth quarter میں ملتے ہیں تو ابھی صرف fourth quarter والے پیسے آنے ہیں بلکہ ہمیں تو اس دفعہ یہ دس بلین جو سونامی tree programme ہے، اس میں حکومت پنجاب جو پیسا funding کرتی ہے وہ کر رہی ہے but وفاقی حکومت بھی کر رہی ہے اور انشاء اللہ آنے والے دو سے تین سالوں میں دیکھیں گے کہ پنجاب میں بہت بڑی greenery کے point of view سے تبدیلی آئے گی۔ اگر ہمارے دوستوں کو وہم ہے تو کسی دن آپ پلانٹیشن پر اور گرین پاکستان یا گرین پنجاب پر debate کا time رکھ لیں۔

جناب چیئر مین: جی، انشاءاللہ۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2669 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال: محکمہ جنگلات کو

سال19۔2018 میں فراہم کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2669: **جناب منان خان:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال محکمہ جنگلات کو مالی سال19۔2018 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ب) کتنی رقم شجرکاری پر خرچ ہوئی؟

(ج) شجرکاری کس کس علاقہ جات روڈز، انہار پر کی گئی؟

(د) کن کن سرکاری ملازمین کی نگرانی میں شجرکاری کی گئی؟

(ہ) کون کون سے درخت / پودے لگائے گئے؟

(و) کیا پھلدار پودے بھی لگائے گئے؟

(ز) کیا یہ درست ہے کہ سفیدہ کے درخت زیادہ پانی زمین سے حاصل کرتے ہیں ان کی شجرکاری پھر بھی کی گئی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ح) کیا حکومت آئندہ سے پھلدار درخت زیادہ سے زیادہ لگانے کو ترجیح دے گی؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع نارووال دورانِ سال 19-2018 میں نئے رقبہ تعدادی 122 ایکڑ کی شجرکاری، 306 ایکڑ اور80AV.Km کی دیکھ بھال 4لاکھ10 ہزار پودہ جات کی تیاری اور ایک لاکھ29 ہزار پودہ جات کی دیکھ بھال، 10 ایکڑ رقبہ پر نئی Bed Nursery اور 10 ایکڑ پرائیویٹ رقبہ پر social forestry project کے تحت مبلغ 14.38 ملین روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) ضلع نارووال میں دورانِ سال 19-2018 میں 14.38 ملین روپے رقم شجرکاری پر خرچ کی گئی۔

(ج) درج ذیل رقبہ محکمہ جنگلات / پرائیویٹ رقبہ پر شجرکاری دورانِ سال 19-2018 کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام رقبہ	رقبہ تعدادی
1	دھاریوال / ٹڈوال	25ایکڑ
2	نگروٹہ	45ایکڑ
3	خانپور ویراں	32ایکڑ
4	جھمریال	20ایکڑ
5	پرائیویٹ رقبہ	10ایکڑ
ٹوٹل	(محکمہ جنگلات122 ایکڑ، پرائیویٹ10ایکڑ	

(د)

1-	آفتاب الرؤف احمد، SDFO	2-	سید اعتزاز حسین شاہ، RFO
3-	عاطف پریم، RFO	4-	شہباز احمد، بلاک افیسر
5-	محمد نواز شاکر، بلاک افیسر	6-	محمد انور، بلاک افیسر
7-	غلام مرتضیٰ، فاریسٹ گارڈ	8-	عبدالمنعم، فاریسٹ گارڈ
9-	محمد عارف، فاریسٹ گارڈ		

(ہ) شیشم، کیکر، سمبل، جامن، امرود، سفیدہ وغیرہ کے پودہ جات لگائے گئے ہیں۔

(و) پھلدار پودہ جات جامن، امرود وغیرہ بھی لگائے گئے ہیں۔

(ز) سفیدہ کے درخت کے بارے میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ دیگر درختوں کے مقابلہ میں زیادہ پانی استعمال کرتا ہے، سفیدہ کا درخت ہر قسم کی زمین کے لئے موزوں ہے ایسے تمام رقبہ جات جہاں پانی کی فراوانی ہو یا پانی کی کمی ہو، ہر دو صورتوں میں سفیدہ کامیابی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ تاہم محکمہ جنگلات اچھی زرعی زمینوں پر سفیدہ کی کاشت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

(ح) جی ہاں! آئندہ پھلدار پودہ جات ترجیحی بنیادوں پر لگائے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منان خان: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں میرا ضمنی سوال ہے کہ کون کون سے درخت اور پودے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں اس کی تفصیل بتادیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ان کا سوال ہے کہ کیا حکومت آئندہ سے پھلدار درخت لگانے کو ترجیح دے گی؟

جناب سپیکر! ہم نے کہا کہ ہم ترجیح دے رہے ہیں جس میں پھلدار پودے لگانے کے لئے محکمہ نے ایک پراجیکٹ کا آغاز کر دیا ہے اس کا نام Wild Fruit Tree Species. اس کے تحت ہمارا پانچ لاکھ پودے لگانے کا پلان ہے۔

جناب سپیکر! ہم خاص طور پر typical plantation کو تبدیل کر رہے ہیں اور ہم اس میں فروٹ کی species بھی لا رہے ہیں۔ اس میں جامن، بکائن، کیکر، آم اور امرود اس قسم کے درخت لگانے کا پلان ہے۔ اس میں ان کا ضلع بھی شامل ہے اور ہم ان کو دعوت بھی دیں گے۔

جناب سپیکر! میں categorically کہہ رہا ہوں کہ محکمہ جنگلات کو وزیراعظم جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان کے آنے کے بعد فنڈز کا کوئی issue نہیں ہے اور انشاءاللہ ہمارا کام شروع ہے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا کہ وہ مجھے دعوت دیں گے تو میں ان کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کیونکہ یہ unelected لوگوں کو دعوت دیتے ہیں ہمیں دعوت نہیں دیتے۔

جناب چیئرمین: وہ آپ کو بھی دعوت دے رہے ہیں۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ مجھے جناب منان خان کی بات سن کر یاد آ گیا کہ پچھلے پانچ سالوں میں ہم تمام لوگ اُدھر والی نشستوں پر ہوتے تھے اور وہ لوگ اِدھر ہوتے تھے۔ اُس وقت ہمیں on the floor of the House کہا گیا تھا

کہ ہم ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹیوں کی میٹنگز میں ان حضرات کو شامل کریں گے لیکن وہ وعدہ صرف وعدہ ہی رہا۔ Unelected کی بات نہیں ہے ہم جناب منان خان کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔ ہمارا جو بارڈر ایریا ہے وہاں پر لوگ شکار پر جاتے ہیں جو لوگ غیر قانونی شکار کرتے ہیں ان کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کی جاتی ہیں کیا یہ بتاسکتے ہیں کہ جرمانے کی مد میں کتنا پیسا اکٹھا ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جناب منان خان! آپ کے اس سوال میں تو اس کا ذکر نہیں ہے یہ تو آپ کا fresh question بنتا ہے۔

جناب منان خان: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2711 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2714 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2850 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2892 محترمہ طحیا نون کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2895 محترمہ طحیا نون کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہمارے ساتھی جو سپیکر صاحب کے پاس تشریف لے گئے تھے ایڈوائزری کمیٹی میں ایک فیصلہ ہوا تھا شاید یہ بھول گئے ہیں یا کسی طرح سے اسے نظر انداز کر گئے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ جن ممبران کے سوالات آئے ہیں اور وہ ممبران آج کے batch میں نہیں ہیں تو اُن کے سوالات کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! یہ طے ہوا تھا کہ جن کے سوالات ہوں گے ان کو آنے کی اجازت ہو گی۔ آپ کی طرف سے چیف وہپ صاحب کی ڈیوٹی تھی کہ وہ ان کو invite کریں۔ اگلا سوال نمبر 2982 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3023 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3259 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3263 حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3319 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چڑیا گھر کے بڑے جانوروں کو سفاری زو رائیونڈ روڈ منتقل کرنے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

***3319: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رائیونڈ روڈ لاہور پر safari zoo بنا ہوا ہے؟

(ب) اس سفاری زو کی کل زمین کتنی ہے یہ کب اور کتنی مالیت سے بنایا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مال روڈ لاہور پر قائم چڑیا گھر میں موجود جانوروں کی صحت پرورش اور ماحول کی تبدیلی کی وجہ سے بُرے اثرات پڑ رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت چڑیا گھر مال روڈ لاہور سے بڑے جانوروں کو safari zoo رائیونڈ روڈ لاہور پر شفٹ کرنے اور چڑیا گھر کو اس کے نام کی مناسبت سے صرف خوبصورت اور مختلف اقسام کے پرندوں کے لئے مختص کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی، ہاں! بالکل درست ہے کہ رائیونڈ روڈ پر safari zoo موجود ہے۔

(ب) safari zoo 250 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ یہ پہلے محکمہ جنگلات کی ملکیت تھا بعد ازاں یہ پارک 1996 میں محکمہ جنگلی حیات کو ٹرانسفر کیا گیا تھا اور اس پر اب تک 725.090 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ چڑیا گھر میں موجود جانوروں کی رہائشگاہیں اس طرح ڈیزائن کی گئی ہیں کہ وہ موسمیاتی تبدیلی اور شائقین کے رش کی صورت میں اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکیں۔

(د) نہیں اس طرح کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ مال روڈ پر قائم چڑیا گھر میں موجود جانوروں کی صحت پرورش اور ماحول کی تبدیلی کی وجہ سے برے اثرات پڑ رہے ہیں؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ درست نہ ہے۔ چڑیا گھر میں موجود جانوروں کی رہائشگاہیں اس طرح ڈیزائن کی گئی ہیں کہ وہاں ماحول کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو association of zoo and aquarium کے جو law بنائے گئے ہیں ان کو ذرا دیکھیں تو اس میں ایک ہاتھی کے لئے 1800 مربع فٹ جگہ رکھی گئی ہے۔ اسی طرح زرافہ اور زیبرا کے لئے بھی جو جگہیں ہیں وہ 900 مربع فٹ اور 600 مربع فٹ ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ 60 سال پہلے بنایا گیا تھا اُس وقت سے لے کر آج تک ماحول کا اثر تبدیل ہو گیا ہے وہ اثر انسانوں سے لے کر ہماری فصلوں اور پودوں پر بھی پڑا ہے تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس کا اثر جانوروں پر نہیں ہو رہا ہو گا؟ اس لئے میں یہ چاہ رہی تھی کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جو safari zoo رائیونڈ روڈ پر بنا ہے ہمیں بڑے جانوروں کو چڑیا گھر سے وہاں ٹرانسفر کر دینا چاہئے اور یہاں چڑیا گھر میں صرف پرندوں کو رکھنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: یہ تو آپ کی تجویز ہے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! جو ہمارا environment کا اثر اس zoo میں جانوروں پر ہو رہا ہے---

جناب چیئرمین: محترمہ! ٹھیک ہے آپ کی یہ تجویز منسٹر صاحب نے نوٹ کر لی ہے انشاءاللہ وہ اس کو دیکھیں گے۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! پھر میں قرارداد پیش کر دوں تاکہ آپ سب کی اس میں رائے شامل ہو جائے؟ جو انہوں نے جز(ج) کا جواب دیا ہے اس پر مجھے اعتراض ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کی تجویز آ گئی ہے اگر آپ کا کوئی سوال ہے تو وہ کر لیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں جز(ج) کے جواب سے متفق نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ جز(ج) سے مطمئن نہیں ہیں۔ پلیز! have your seat۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس میں میری یہ گزارش ہے کہ اس حد تک تو میرا بالکل اتفاق ہے کہ چڑیا گھر بہت پرانا recreational park ہے اور اب اس کے ارد گرد آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ محترمہ ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں یہ بالکل قرارداد بھی لے آئیں لیکن چڑیا گھر کا alternative رائیونڈ روڈ پر safari zoo اور جلو پارک میں safari zoo ہے۔ ہم جن جگہوں پر دیکھتے ہیں کہ رش زیادہ ہو رہا ہے تو وہاں سے species چاہے وہ پرندے ہوں یا جانور ہوں ان کو نکال کر safari zoo میں شفٹ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری پوری environment پر توجہ ہے۔ آپ چڑیا گھر کا ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں وہ بڑا neat and clean ہے۔ It is a self-sustainable project وہ اپنا خرچہ خود اٹھاتا ہے۔ یہ چڑیا گھر لاہور شہر کے اندر ہے وہاں لوگ زیادہ آتے ہیں وہ اپنا خرچہ خود ہی نکالتا

ہے اس لئے یہ ایک profitable project ہے لیکن اس کے ساتھ رائیونڈ safari zoo اور جلو پارک safari zoo بھی بن رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ آخری سوال کر لیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں آخری سوال کرتی ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ گیارہ مربع فٹ زمین پر بنایا گیا safari zoo بالکل خالی پڑا ہوا ہے۔ وہاں پر جا کر دیکھیں کہ وہاں پر کتنے جانور ہیں اور کس طریقے سے وہ چل رہا ہے؟ اس زمین کا فائدہ کیا ہے اور ہمیں اس پر لگائی گئی انوسٹمنٹ کا کیا فائدہ ہے؟

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ he will look in to it. اگلا سوال نمبر 3331 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 3398 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چڑیا گھر میں جانوروں کی
تعداد اور ان کی خوراک و ادویات سے متعلقہ تفصیلات

3398*: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چڑیا گھر لاہور میں جانوروں کی کل تعداد کتنی ہے اس کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) مذکورہ چڑیا گھر میں موسمی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جاتے ہیں کیا ان کی ویکسینیشن بروقت کی جاتی ہے؟

(ج) چڑیا گھر لاہور میں تمام جانوروں کی خوراک / ادویات کا ریکارڈ چیک کرنے کا کیا طریق کار ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) سیر و تفریح پر آئے لوگوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کے بارے میں بھی آگاہ کریں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لاہور چڑیا گھر میں109اقسام کے 1236پرندے اور جانور موجود ہیں ان میں 39اقسام کے ممالیہ جانور، 12اقسام کے رینگنے والے جانور اور 58اقسام کے پرندے ہیں۔

(ب) جانوروں کو سردی سے بچاؤ کے لئے پرالی کیbedding دی جاتی ہے، پنجروں کو پلاسٹک شیٹ سے ڈھانپا جاتا ہے، راشن سکیل بڑھا دیا جاتا ہے، خوراک میں خشک میوہ جات، انڈے، گڑ شامل کئے جاتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں پنجروں میں پنکھے، کولر مسٹ فین لگادیئے جاتے ہیں، برف کے بلاک رکھے جاتے ہیں، جانوروں کی خوراک میں رس دار پھل شامل کئے جاتے ہیں، پنجروں میں، پانی کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے، پرندوں کو گرمی کے اثرات سے بچانے کے لئے پانی میں گلوکوز اورamino acid ملا کر دیئے جاتے ہیں۔ موسمی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے ویکسینیشن کی جاتی ہے۔ ویکسینیشن ہر تین ماہ کے بعد کی جاتی ہے۔ جانوروں کی باقاعدگی سےdeworming کی جاتی ہے، خون اور فضلہ کے نمونے لے کر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں جانوروں کے مدافعتی نظام کو بہتر بنانے کے لئے supplementation دی جاتی ہے۔

(ج) خوراک کے حصول کے لئے متعلقہ ٹھیکیدار کو روزانہ کی بنیاد پر انڈنٹ دیا جاتا ہے۔ ٹھیکیدار جب راشن لے کر آتا ہے تو راشن کمیٹی چیک کرنے کے بعد وصول کرتی ہے اور ہیڈ کیپر کی سربراہی میں جانوروں تک خوراک کی ترسیل ممکن بنائی جاتی ہے۔ وصول کئے جانے والے راشن کا اندراج راشن رجسٹر میں کیا جاتا ہے۔ ادویات مارکیٹ سے خریدنے کے بعد سٹاک میں رکھی جاتی ہیں اور ان کا اندراج سٹاک رجسٹر میں کیا جاتا ہے اور ضرورت کے مطابق ویٹرنری سٹاف کو جاری کی جاتی ہیں۔

(د) چڑیاگھر میں گیٹ سے حاصل ہونے والی آمدن چڑیاگھر اکاؤنٹ میں جمع کرائی جاتی ہے۔ جانوروں کی خوراک / ادویات اور ملازمین کی تنخواہیں و دیگر اخراجات اسی اکاؤنٹ سے ادا کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا معزز منسٹر صاحب سے جز(ب) کے بارے میں ضمنی سوال ہے انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ یہاں پر جانوروں کی زبردست دیکھ بھال کی جاتی ہے جس کے اندر ان کی deworming بھی شامل ہے۔ اتنی زبردست دیکھ بھال کے بعد کیا معزز منسٹر صاحب بتائیں گے کہ وہاں اتنی قیمتی جانوروں اور پرندوں کی ہلاکتوں کی بڑی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! پہلے تو میں یہ بتاؤں گا کہ انہوں نے جز(ب) کے بارے میں specifically پوچھا ہے کہ اس چڑیاگھر میں موسمی بیماریوں سے بچاؤ کے لئے آپ لوگ کیا کر رہے ہیں تو ہم نے سیزن کے حساب سے ان کی plastic sheet beddings کی ہیں، جب سردیوں کا سیزن آتا ہے۔

جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گا کہ سردیوں سے common sense کی بات ہے۔ بچاؤ کا کام ہوتا ہے جب گرمیوں کا سیزن سے آتا ہے تو گرمیوں سے بچاؤ کے لئے جو بھی medication ہے میں نے وہ ساری details یہاں دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے اس میں ایک بات کی ہے کہ اتنے قیمتی جانور کیوں چڑیاگھر میں مر چکے ہیں تو میں ان کو یہ بھی details دے دیتا ہوں کہ یہ بھی encouraging result ہے اور کوئی بہت زیادہ discouraging result نہیں ہے کہ جتنے جانور اپنی natural age کی وجہ سے فوت ہوگئے ہیں یا تو وہ یہ پوائنٹ آؤٹ کریں کہ unnatural circumstances میں کوئی جانور ہلاک ہوا ہے تو that is the specific thing but it the question is general sir. تو جن کی age پوری ہو جاتی ہے تو انہوں نے مرنا ہی ہے۔ اس میں کوئی ایسی

پریشانی والے facts and figures نہیں ہیں بلکہ یہ ایک قابل تسلی بات ہے۔ اگر یہ پوچھنا چاہیں تو میں ان کو بتادوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال آپ کا؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بقول پی ٹی آئی کے اس ملک کے اندر بارہ موسم ہیں انہوں نے صرف گرمی اور سردی کا بتایا ہے جو باقی دس موسم بچتے ہیں ان کے بارے میں بھی اگر بتادیں تو زیادہ بہتر ہو گا؟ (قہقہے)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ وہ جو پچھلے دنوں جانوروں کی ہلاکتیں ہوئیں، میں یہ دوسرا ضمنی سوال کر رہی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال پوچھیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! جو پچھلے دنوں جانوروں کی ہلاکتیں ہوئی ہیں وہ unnatural تھیں میں نے تو ان کے بارے میں سوال کیا کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے خود پہلے سوال کے اندر اس کا جواب دے رکھا ہے اور وہ میں نے پڑھا ہے کہ وہاں پر کیسے ہلاکتیں ہوئیں۔ مہربانی فرما کر دنوں کا بتا دیں اور دس موسموں کا بتادیں کہ باقی دس موسموں میں یہ کیا کرتے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا وہ جو unnatural deaths ہوئی ہیں اس کا ذمہ دار کون تھا کیونکہ اُن میں بڑے قیمتی جانور تھے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ میڈم بارہ موسموں کا نام بتادیں تو میں ان بارہ کے مطابق ہی جواب دے دیتا ہوں پہلی بات۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ انہوں نے جو جز (ب) میں پوچھا ہے تو میں نے بڑا categorically اور specifically اس کا جواب دے دیا ہے۔ اب یہ اگر ہلاکتوں کا پوچھنا چاہتی ہیں تو یہ سوال لے آئیں۔

جناب سپیکر! میں بتا دیتا ہوں کہ تقریباً 30 یا 31 جانور جو بہت عرصے سے بیمار تھے، میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ جو اپنی طبعی عمر کو پہنچ چکے تھے وہ بے چارے ہلاک ہوئے ہیں۔ اگر یہ specifically پوچھیں تو میں specifically بتا دیتا ہوں اور مجھے اس میں کیا اعتراض ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آخری ضمنی سوال ہے آپ اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب کو زیادہ تنگ نہیں کرتی کیونکہ وہ already بے چارے نیب کے ہاتھوں بڑے تنگ ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے یہی سوال کر رہی تھی کہ میں نے تو بارہ موسم نہیں کہے، میں نے تو گرمی اور سردی کا پوچھا تھا لیکن پی ٹی آئی کے جو خود ماشاءاللہ چیئرمین ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ پلیز سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں پوچھ رہی ہوں ناں، آپ سوال تو پوچھنے دیں۔ میں نے تو انہی کا quote کیا ہے کہ جناب یہاں پر بارہ موسم ہوتے ہیں۔ میں تو پوچھ رہی ہوں کہ آپ باقی دس موسموں کا بھی بتا دیں؟

جناب سپیکر! میں نے اپنے پاس سے تو سوال کیا نہیں ہے میں تو اس وقت کے جو وزیراعظم ہیں میں تو اُنہی کی بات کو quote کر رہی ہوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال کریں۔ Please come to the question.

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! دیکھیں میری بات سنیں یہ جو سوال ہے اب یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے تو اس کا جواب بتا دیں کہ وہاں پر جو قیمتی جانوروں کی ہلاکتیں ہوئی ہیں آخر وہ کیسے ہوئیں اور اس کا ذمہ دار کون تھا؟ ابھی تک وہاں پر اس کا متبادل بھی نہیں لایا گیا۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے آپ کو بتا تو دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! نہیں، وہ کہتے ہیں کہ تفصیل پوچھیں گے تو میں بتا دوں گا۔ یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے آپ مہربانی کر کے بتائیں؟

جناب چیئرمین: چلیں!وہ آپ کو بتا رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: kindly دس موسموں کا بھی پتا کریں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ وہ بتا رہے ہیں۔منسٹر صاحب! آپ انہیں detail بتا دیں۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! جو میڈم بار بار نیب کے بارے میں insist کر رہی ہیں تو میں اس کا جواب ضرور دینا چاہوں گا کہ نیب سے گزر کر الحمدللہ clarity کے بعد یہاں آئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بھی میں request کروں گا کہ انشاءاللہ ہم پاکستان میں ہی ہیں اور پاکستان میں ہی جینا مرنا ہے۔اس کے بعد on moral grounds یہ بات میں کہنا چاہوں گا کہ میں پورے ہاؤس کو گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے کسی نے resign نہیں مانگا تھا۔میں نے اپنے آپ خود خوشی سے resign کیا تھا(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں میڈم کے جواب میں اگلی بات بھی کرنا چاہوں گا کہ جب clarity کے بعد باہر آئے تو یہ بھی میں پورے ہاؤس کے سامنے کہہ رہا ہوں اور میڈیا کے دوست سن رہے ہیں کہ میں نے promise to God منسٹری کے لئے سفارش بھی کسی کو نہیں کی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک آخری بات یہ کہنا چاہوں گا کہ ان کو تھوڑے سے اپنے morals تبدیل کرنے چاہئیں جو بھی نیب میں جاتا ہے، نیب ایک ادارہ ہے اور یہ کہیں نہیں لکھا ، دیکھیں سیشن کورٹ بھی ایک عدالت ہے۔۔۔۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال گندم جواب چنا۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر آپ ریمارکس دیتی ہیں تو پھر جواب بھی سن لیں ناں۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! سیشن کورٹ کا ایک decision آتا ہے یہ ضروری تو نہیں ہے کہ ہائی کورٹ اس سے اتفاق کرے، جب ہائی کورٹ کا decision آتا ہے یہ ضروری تو نہیں کہ سپریم کورٹ اس کے ساتھ اتفاق کرے۔نیب بھی ایک ادارہ ہے اور میں on the floor of the House یہ سمجھتا ہوں کہ جس جس پر نیب کا کوئی کیس بھی ہے ان کو resign کرنا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، شکریہ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہ ہماری بہن ہیں چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک irrelevant معاملہ تھا یہاں نیب کے حوالے سے نہیں بلکہ ان کا relevant سوال یہ بنتا تھا کہ آج جو کارروائی جارہی ہے اس سے متعلق سوال کرتیں لیکن جس طرح منسٹر صاحب نے وضاحت فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑا سا انہیں اس بات پر بھی غور کر لینا چاہئے کہ محترم منسٹر صاحب نیب سے ضمانت کے بعد اس ہاؤس میں تشریف لائے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہماری ہمت کا اندازہ کیجئے گا کہ آپ کے قائد حزب اختلاف ضمانت پر بھی نہیں ہیں اور ہم ان کو بھی برداشت کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال نمبر 3411 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ شازیہ عابد کا سوال ہے۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3442 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور: محکمہ جنگلات کے ملازمین
کی تعداد اور شجرکاری مہم کے تحت لگائے گئے پودوں سے متعلقہ تفصیلات

***3442: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کا کتنا سٹاف کام کر رہا ہے ان کے عہدہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں اب تک شجرکاری مہم کے تحت کتنے پودے کس کس قسم کے کہاں کہاں پر لگائے گئے؟

(ج) اس ضلع میں پودوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنا سٹاف کہاں کہاں پر کام کر رہا ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کے سٹاف کی عہدے کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام عہدہ	سکیل	تعداد	خالی پوسٹ
1۔	مہتمم جنگلات راجن پور	18	01	10
2۔	نائب مہتمم جنگلات راجن پور	17	01	0
3۔	رینج فاریسٹ آفیسرز	16	02	1
4۔	اسسٹنٹ	16	01	0
5۔	سینئر کلرک	14	01	0
6۔	جونیئر کلرک	11	07	0
7۔	فاریسٹر	11	18	10
8۔	چوکیدار	01	05	02
9۔	فاریسٹ گارڈ	09	69	16
10۔	ٹریکٹر ڈرائیور	05	06	04
11۔	جیپ ڈرائیور	05	01	0
12۔	بلڈوزر ڈرائیور	05	01	01
13۔	ٹیوب ویل آپریٹر	02	12	06
14۔	مکینک	05	01	0
15۔	نائب قاصد	01	06	0

(ب) ضلع راجن پور میں مختلف محکمہ جات نے مون سون شجرکاری مہم 2019 میں تعدادی 258419 مختلف اقسام کے پودے اپنے دفاتر، پلے گراؤنڈ، سکول، کالجز اور ہسپتال وغیرہ میں لگائے ہیں پودوں کی دیکھ بھال کے لئے ہر محکمہ نے اپنے اہلکار تعینات کر رکھے ہیں اور پلانٹیشن کی دیکھ بھال کی ذمہ داری متعلقہ محکمہ جات کے سپرد ہے جبکہ محکمہ جنگلات راجن پور نے سرکاری اراضی پر رکھ کوٹلہ حسن جامڑہ میں 50 ایکڑ رقبہ پر رکھ مٹھن کوٹ میں 209 ایکڑ رقبہ پر، رکھ بیٹ سوئنترہ میں 50 ایکڑ رقبہ پر، رکھ ڈائمہ

میں75ایکڑ رقبہ، رکھ لنڈہ ابراہیم میں 13 ایکڑ اور رکھ نور پور غربی میں 30ایکڑ رقبہ پر شیشم ، کیکر، بیری ،ارجن، پلکن ، سکھ چین، نیم،بکائن وغیرہ کے تقریباً226512 پودے شجر کاری کئے ہیں۔

(ج) ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کے تعدادی آٹھ فاریسٹر اور 53فاریسٹ گارڈ پلانٹیشن کی دیکھ بھال کے لئے تعینات ہیں۔یہ عملہ فیلڈ کمپیکٹ پلانٹیشن،روڈ سائیڈ پلانٹیشن اور کینال سائیڈ پلانٹیشن پر اپنی سرکاری ڈیوٹی سر انجام دے رہا ہے۔پلانٹیشن کی دیکھ بھال کے لئے فاریسٹر بی ایس۔11 کی تعداد دس پوسٹیں خالی ہیں اور فاریسٹ گارڈ بی ایس۔9 کی 16 پوسٹ خالی ہیں جس کے لئے دونوں پوسٹ ہائے پر تعیناتی مطلوب ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر!میرا سوال ہے کہ ضلع راجن پور محکمہ جنگلات کا کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور ان کے عہدوں کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟ یہ عہدوں کی تفصیلات تو ہیں مگر اس میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہاں بہت ساری vacancies خالی ہیں، مہتمم جنگلات راجن پور کی دس اور رینج فاریسٹ افیسر کی ایک پوسٹ خالی ہے،اس کے علاوہ فاریسٹرز کی دس پوسٹیں خالی ہیں،فاریسٹ گارڈ کی 16 خالی ہیں،ٹریکٹر ڈرائیورز کی چار پوسٹیں خالی ہیں، ٹیوب آپریٹرز کی چھ پوسٹیں اور بلڈوزر ڈرائیورز کی ایک پوسٹ خالی ہے۔یہ جو اتنی بڑی تعداد میں پوسٹیں خالی ہیں تو کیا معزز منسٹر بیان فرمائیں گے کہ کیا ان پر کوئیvacancies announce کی گئی ہیں، کوئی اشتہار یا کوئی ان پوسٹوں کوfill کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب آپ کو جواب دیتے ہیں۔

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر!اس پر میں کہوں گا کہ جتنی بھی خالی اسامیاں ہیں۔آپ کو پتا ہے کہ COVID-19 کی وجہ سے تھوڑے بہت فیڈرل اور پراونشل گورنمنٹ کےfinances upsets ہوئے ہیں۔انشاءاللہ جس وقت یہCabinet approve کرے گی اور transparent طریقے سے اخبار میں اشتہار آئے گا لیکن میں اس کیlimit نہیں دے سکتا کیونکہ

یہ گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ جب وہ پابندی اُٹھائیں گے بس ایک میں assurance کروں گا کہ forestry پر چاہے پانچ بندے ہوں، چاہے 500 ہوں، چاہے vacancies ہوں، چاہے vacancies نہ ہوں ہماری plantation جاری رہے گی اور forestry پر اس کے اثرات مثبت آئیں گے negative نہیں آئیں گے۔ اگرچہ میری یہ بات ختم ہو گئی ہے لیکن میری بہن کی وجہ سے اب آپ یہ دیکھیں کہ ہماری گورنمنٹ تھی، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، وزیر قانون بیٹھے ہیں تو میں نے کبھی بھی پروڈکشن آرڈر کی request نہیں کی تھی کہ مجھے پروڈکشن آرڈر پر یہاں ہاؤس میں لایا جائے، یہاں تو پروڈکشن آرڈر کے لئے بڑی tension بنتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد سبطین خان! شکریہ۔ جی، محترمہ! اب آپ کا اگلا ضمنی سوال!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں اپنی گورنمنٹ سے یہ عرض کرنا چاہوں گی کہ آپ نے COVID-19 کو ایک shelter بنالیا ہے کہ کوئی بھی کام ہو۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ سوال کریں۔ please come to the question.

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ اسامیاں آج کی خالی نہیں ہیں، کچھ مہینوں سے خالی نہیں ہیں کہ COVID-19 آگیا ہے، کم از کم اس دلیل کو ختم کیا جائے اور میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے جو انہوں نے بتایا ہے کہ اتنے ہزار، اتنے لاکھ پودے ہم نے دفاتر، پلے گراؤنڈز، سکولز، کالجز اور ہسپتالوں وغیرہ میں لگائے ہیں تو کیا گورنمنٹ کے پاس اس کی لسٹ ہے کہ کون کون سے کالجز میں، کون کون سے ہسپتالوں میں یہ پودے وغیرہ لگائے گئے ہیں میرا یہ سوال تھا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! شکریہ

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ نے کون سے جز کے متعلق پوچھا ہے یہ بتادیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جز (ب) کے متعلق ہے۔

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جز(ب) میں یہ پوچھا ہے کہ ضلع راجن پور میں شجر کاری بہار مہم 2020 میں کتنے پودے لگائے ہیں تو اُس کی ہم نے آپ کو request کر دی ہے کہ 900ایکڑ رقبے پر شجر کاری کی گئی،اب اُس 900ایکڑ میں سے آپ specifically پوچھنا چاہتی ہیں کہ کون سے کالج میں لگے کون سی یونیورسٹی میں لگے، کینال روڈ سائیڈ پر کتنے لگے یا جو provincial highway کے روڈز ہیں اُن پر کتنے پودے لگے تو اس کے لئے محترمہ fresh question دے دیں۔ I stick to my words جتنا میں نے کہا ہے لیکن انہوں نے سوال میں detail نہیں پوچھی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ! آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! بالکل میرا آخری ضمنی سوال ہے سوال میں detail پوچھی گئی تھی مگر اب منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ detail نہیں پوچھی گئی تو آپ سوال دیکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ہمارا جو عملہ ہے وہ فیلڈ کمپیکٹ پلانٹیشن، روڈ سائیڈ پلانٹیشن اور کینال سائیڈ پلانٹیشن کی نگرانی کر رہا ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ پہلے جو درخت موجود تھے جن کا بالکل صفایا ہو گیا ہے وہاں سے کاٹ لئے گئے ہیں کیا محکمہ اُن کا بھی جواب دہ ہے، کیا اُن کی بھی نگرانی، اُن کی بھی کوئی نگہداشت کی کوئی گورنمنٹ کے ذمہ داری تھی یا نہیں تھی؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں یہ درخواست کروں گا کہ محترمہ! سوال کا جز(ب) پڑھ لیں اُس میں لکھا ہے کہ کتنے پودے لگائے گئے؟ تو جتنے پودے لگائے گئے ہیں وہ میں نے بتا دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ نہیں پوچھا کہ کس کس جگہ پر لگائے گئے ہیں تو کس کس جگہ کے لئے تو علیحدہ سوال ہوتا ہے۔ آپ اگر محسوس نہ کریں تو اس سوال کے جز(ب) پر ایک نظر خود ڈال لیں شجر کاری مہم کے تحت کتنے پودے کس کس قسم کے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس کی detail آگئی ہے۔ اب اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے؟

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ معزز وزیر جنگلات سے آپ کی اجازت سے ایک بہت simple سا سوال ہے۔ جب ان کی حکومت آئی تو ایک South Punjab Forest Company تھی 99 ہزار ایکڑ زمین اُس کے پاس تھی اُس 99 ہزار ایکڑ جو blank forest area ہے اُس کا یہ بتانا چاہیں گے کہ اُس 99 ہزار ایکڑ میں کتنے درخت، کتنے ایکڑوں پر لگائے ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! یہ fresh question ہے۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! یہ fresh question اس واسطے ہے کہ اے ٹی ایم والا چلا گیا ہے اُس نے سارا کام بند کروا دیا تھا۔

جناب چیئرمین: جی، سوال میں یہ چیز mention نہیں ہے۔ جی، اگلا سوال نمبر 3494 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 3514 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ماہی پروری کے فروغ
کے لئے موبائل لیبارٹریز کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

***3514: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر میں ماہی پروری کو فروغ دینے کے لئے موبائل لیبارٹریاں قائم کرنے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) یہ موبائل لیبارٹریز کب تک قائم ہوں گی اوران لیبارٹریز میں مچھلیوں کی کتنی اور کون کون سی بیماریوں کی تشخیص ہو گی؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! پنجاب میں ماہی پروری کے فروغ کے لئے ایک میگا پراجیکٹ "کیج فش کلچر کلسٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" شروع کیا گیا ہے جس میں فش ہیلتھ کے لئے موبائل لیبارٹریاں قائم کرنے کا منصوبہ موجود ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں آٹھ موبائل لیبارٹریاں بنائی جائیں گی جو کہ ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر کام کریں گی تا کہ محکمہ فش فارمرز کو موقع پر سروسز مہیا کرے جس کا تخمینہ تقریباً 274 ملین روپے ہے اور پراجیکٹ کی مدت پانچ سال ہے۔

(ج) مندرجہ بالا پراجیکٹ پر کام شروع ہو چکا ہے اور امید ہے کہ 21-2020 کے آخر تک اپنی خدمات فراہم کرنا شروع کر دیں گے اور مچھلی کو لاحق ہونے والی تمام بیکٹیریل بیماریوں کی تشخیص وعلاج کی سہولت میسّر ہو گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے۔ سوال کا جز (الف) ہے اس میں میرا سوال یہ کہ منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ یہ جو پراجیکٹ ہے یہاں کہاں پر شروع کیا گیا ہے اور اب تک اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ اپنے سوال کا جز بتا دیں کس جز سے سوال کر رہی ہیں؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے۔ سوال کا جز (الف) ہے اس میں میرا سوال یہ کہ منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ یہ جو پراجیکٹ ہے یہاں کہاں پر شروع کیا گیا ہے اور اب تک اس منصوبہ پر کتنے پیسے خرچ ہو چکے ہیں؟

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! پنجاب میں ٹوٹل 9 ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں ساہیوال میں fisheries department ابھی establish نہیں ہوا جو remaining eight divisional headquarters ہیں اُن پر فش ہیلتھ کے لئے لیبارٹریز قائم کرنے کا منصوبہ موجود ہے اور انشاء اللہ اس پر کام بھی شروع ہو چکا ہے اور آئندہ سال تک انشاء اللہ اس پر ہم۔۔۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ جو ان کا ایک میگا پراجیکٹ "کیج فش کلچر کلسٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" کے بارے میں پوچھ رہی ہوں کہ یہ آپ نے کہاں پر شروع کیا ہوا ہے اور اس منصوبہ پر آپ کا کتنا پیسا خرچ ہوا ہے؟

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ سوال کے جز(الف) کی بات کر رہی ہیں یا جز(ج) کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں سوال کے جز(الف) کی بات کر رہی ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! سوال کے جز(الف) میں تو صوبہ بھر میں ماہی پروری کو فروغ دینے کے لئے موبائل لیبارٹریوں کے اوپر سوال ہے۔

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! محترمہ نے موبائل لیبارٹریوں کا پوچھا ہے؟ تو اُس کا میں یہ جواب دے رہا ہوں کہ ہمارے 9 ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز ہیں ایک ساہیوال میں ابھی ہم۔۔۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال کا جز(الف) ہے اُس میں یہ پوچھا ہے کہ موبائل لیبارٹریز قائم کرنے کا منصوبہ ہے تو اس سوال کا آپ نے جواب دیا ہے تو kindly اس جواب کو ذرا پڑھیں اس میں آپ نے جو پراجیکٹ لکھا ہے میں اس کے بارے میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ یہ کہاں پر شروع کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! ہم نے پنجاب کی ماہی پروری کے فروغ کے لئے میگا پراجیکٹ "کیج فش کلچر کلسٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" شروع کیا ہے جس میں فش ہیلتھ کے لئے موبائل لیبارٹریز بنائی جائیں گی آپ نے موبائل لیبارٹریز کے بارے میں ہی پوچھا ہے اور وہ میں گزارش کر رہا ہوں کہ ابھی بنی ہے اور۔۔۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ میگا پراجیکٹ "کیج فش کلچر کلسٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" شروع کیا گیا ہے یہ نہیں کہا کہ ابھی ہو گا۔Kindly ذرا اس کو دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس میں کہا گیا ہے قائم کرنے کا منصوبہ موجود ہے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! سوال میں انہوں نے موبائل لیبارٹریز کا پوچھا ہے تو لیبارٹریز انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سال تک۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے اجازت دی۔ سوال نمبر 3577 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ جنگلات کو جدید کمپیوٹرائزڈ نظام سے منسلک کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3577: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فاریسٹ ایکٹ 1927 آج بھی مستعمل ہے؟

(ب) کیا محکمہ جنگلات کا سارا نظام آج بھی مینول ہے؟

(ج) کیا محکمہ جنگلات میں اصلاحات ممکن ہیں اور نظام کو جدید کمپیوٹرائزڈ نظام میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) فاریسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ 2016،2010 کے تحت محکمہ جنگلات کا انتظام چلایا جا رہا ہے۔

(ب) جی نہیں! محکمہ جنگلات میں شجرکاری کے لئے earth work (زمین کی تیاری) اور گڑھا جات بنانے کے لئے ٹریکٹر اور augur مشین استعمال کی جا رہی ہیں۔ اسی طرح سڑکات کے کنارے پلانٹیشن کو پانی لگانے کے لئے water boozer استعمال ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ فاریسٹ باؤنڈریز کی نشاندہی کرنے کے لئے جدید GPS کا استعمال کیا جا رہا ہے اور GIS لیب کے تحت digital mapping کی جا رہی ہے۔ مزید محکمہ Monitoring and Evaluation کو بہتر طریقے سے کرنے کے لئے drone footage کا استعمال کر رہا ہے تاکہ جنگلات کی کامیابی کا تناسب درست معلوم کیا جا سکے۔ آئندہ محکمہ جنگلات درختوں کی Geo tagging کا بھی ارادہ رکھتا ہے۔

(ج) جی ہاں! اصلاحات ممکن ہیں۔ اگر مناسب بجٹ برائے خرید جدید مشینری، IT items اور سٹاف کی capacity building کے لئے فراہم کیا جائے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں میرا صرف ایک چھوٹا سا ضمنی سوال ہے کہ جو درختوں کی تعداد ہے وہ بھی computerized ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس میں ایک تو درختوں کے لگانے کی تعداد ہوتی ہے تو اس میں گورنمنٹ آف پنجاب میں ہمارا جنگلات ڈیپارٹمنٹ اُن ڈیپارٹمنٹس میں سے ایک ہے جس کی ہم نے GIS lab maintain کی ہے اور android mobiles ہم نے DFOs کو دیئے ہیں اور یہ تو بہت بڑا اس گورنمنٹ کا کارنامہ ہے اور قابل فخر بات ہے کہ DFOs وہاں سے android کے ذریعے سے تصویر کھینچ کر GIS labs Lahore بھیجیں گے۔

جناب سپیکر! محترمہ! اگر یہ دیکھنا چاہتی ہیں تو میرے ساتھ آئیں ہم آپ کو لاہور میں بیٹھ کر دکھائیں گے کہ قصور میں اتنے درخت ہیں، پاکپتن میں اتنے درخت ہیں، میانوالی میں اتنے درخت ہیں اور اگر ان میں سے کچھ درخت کٹیں گے تو اُن کا red circle آجائے گا اُن کی نشاندہی بھی ہو جائے گی کہ اس جگہ سے درخت کٹے ہوئے ہیں اس سے شفاف نظام اور کیا بنے گا؟

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3603 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں جانوروں کے شکار کی اجازت سے متعلقہ تفصیلات

*3603: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنگلات صوبہ بھر میں کن کن جانوروں کے شکار کی اجازت دی جاتی ہے؟

(ب) چکوال میں کتنے عرصہ بعد شکار کی اجازت دی جاتی ہے؟

(ج) کیا تحصیل چوآسیدن شاہ میں ہر سال شکار کی اجازت دی جاتی ہے؟

(د) شکار کرنے والے شکاری حضرات کو کن شرائط پر اجازت دی جاتی ہے؟

(ہ) کیا ان سے کوئی فیس وصولی کی جاتی ہے؟

(و) جن جانوروں اور پرندوں کے شکار کی اجازت دی جاتی ہے اس کی نسل بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھائے جاتے ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) صوبہ بھر میں وائلڈ لائف ایکٹ کے مطابق جدول ایک کے تحت آنے والے جانوروں اور پرندوں کے شکار کی اجازت ہوتی ہے۔

(ب) چکوال کی مختلف تحصیلوں کو مرحلہ وار شکار سیزن میں تیتر کے شکار کے لئے کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔

(ج) تحصیل چوآسیدن شاہ کو ہر سال تیتر کے شکار کے لئے نہیں کھولا جاتا۔

(د) شکاری حضرات کو وائلڈ لائف ایکٹ کے مطابق شوٹنگ لائسنس رکھنے پر شکار کی اجازت ہوتی ہے۔

(ہ) جی ہاں! ان سے شوٹنگ لائسنس کی فیس کی مد میں مبلغ -/2000 روپے علاوہ ٹیکس وصول کئے جاتے ہیں۔

(و) جن جانوروں اور پرندوں کے شکار کی اجازت دی جاتی ہے ان کی افزائش نسل کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جاتے ہیں:

1. پروٹیکشن فورس کا قیام
2. چیک پوسٹس کا قیام
3. وائلڈ لائف واچرز کا گشت
4. تحصیل کو ایک سال کھولا اور اگلے سال شکار کے لئے بند کر دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میں سوال کے جز (الف اور ب) کے حوالے سے ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے جو شکار کی تفصیل بتائی ہے اس میں urial کی trophy hunting بھی شامل ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! urial کی trophy hunting جو ہے ایک تو آپ نے اُس کا specifically question نہیں پوچھا لیکن urial کی جو trophy hunting ہے یہ فیڈرل گورنمنٹ کے غیر ملکی دفتر سے ہمیں اس کا لائسنس ملتا ہے۔ شکار کا ایک علیحدہ نظام ہے۔ شاید محترمہ یہ پوچھنا چاہیں کچھ تحصیلیں ہم بند کرتے ہیں۔ کچھ تحصیلیں کھولتے ہیں۔ ہم نے پرندوں اور جانوروں کی counting کر کے اس کے مطابق sustainable پراجیکٹ بھی رکھنا ہوتا ہے۔ اگر آپ ایک ہی season میں ہر تحصیل اور ضلع کھول دیں گے تو pecies ختم ہو جائیں گی جیسا کہ اگر چو آسیدن شاہ اس season شکار کے لئے نہیں کھولا گیا تو ہو سکتا ہے کہ میانوالی کھول دیا جائے یا کوئی اور ضلع کھول دیا جائے گا تو یہ ایک نظام ہے اس کے تحت ہم چلتے ہیں۔ میڈم نے جو پوچھا ہے اس کے مطابق میں نے بتا دیا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ سے پرمٹ لینا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آپ اس کو مزید چیک کروالیں کیونکہ میرے خیال کے مطابق trophy hunting میں فیڈرل گورنمنٹ کا ہی نہیں بلکہ صوبائی گورنمنٹ کا بھی اس میں role ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے یہ ضمنی سوال پوچھا تھا کہ چکوال میں کتنے عرصے بعد شکار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے اور کن کن جانوروں کا شکار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے؟ اس میں automatically اڑیال، trophy hunting یا جو بھی کہہ لیں وہ شامل ہو گا کیونکہ میں نے ایک generally question کیا تھا اور آپ نے specifically تیتر کے حوالے سے جواب دے دیا ہے لیکن میرا سوال تھوڑا generalize تھا تو اگر منسٹر صاحب اس حوالے سے مزید معلومات لینا چاہیں تو مہربانی آپ trophy hunting کا کیا طریق کار ہوتا ہے اس کے بارے میں معلومات لے کر مجھے بتا دیجئے گا؟ اس کے علاوہ میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ کہوں گا کہ اڑیال کا صوبائی حکومت کے حوالے سے صرف یہ کام ہوتا ہے کہ ہم نے فیڈرل گورنمنٹ کو ایک رپورٹ دینی ہوتی ہے کہ ہمارے اس علاقے میں یہ یہ species ہیں اور پھر اس کا پرمٹ فیڈرل گورنمنٹ issue کرتی ہے اور باقی جتنے بھی پرندوں کا آپ نے پوچھا ہے تو اس حوالے سے میں نے یہ تمام ریکارڈ جواب کے ساتھ لگایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے صرف تیتر کی بات نہیں بلکہ تیتر کے علاوہ بٹیر، بطخیں، چکور، مرغابی اور ان تمام پرندوں کی میں نے تفصیل فراہم کی ہوئی ہے لہٰذا پہلے ان کی specification کی جاتی ہے اور اس کے بعد یہ مختلف تحصلیں مختلف حالات میں شکار کے لئے کھولی جاتی ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنا آخری ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میرا جز (ج، د اور ہ) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ جن تحصیلوں کو آپ شکار کے لئے کھولتے ہیں ان میں شکاریوں کے لئے کوئی jurisdiction ہوتی ہے یا وہ کہیں بھی open private land میں جا کر شکار کر سکتے ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے بتانا چاہوں گا کہ جو شکاری جس specific area کے لئے لائسنس بنواتا ہے جس کی فیس بھی بہت کم صرف 2 ہزار روپے ہے تو اس کو باقاعدہ 2 ہزار روپے کے against صرف اسی ضلع میں شکار کرنے کی اجازت ہوتی ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بندوق اور کارتوس اٹھا کر پورے پنجاب میں بھاگتا پھرے۔ That is for very restricted specific area.

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ جی، اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3743 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں فش ہیچریز فارم
پر آنے والی لاگت اور آمدن سے متعلقہ تفصیلات

***3743: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر جنگلات جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں صرف اُنیس فش ہیچریز فارم ہیں کیا حکومت صوبہ بھر میں مزید نئے فش ہیچرز فارم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) اُنیس فش ہیچریز فارم پر کتنی لاگت سالانہ آئی ہے اور ان سے سالانہ آمدن کتنی ہوتی ہے، ان کی تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فش ہیچریز فارم سے پونگ کی سالانہ پیداوار 2 کروڑ 3 لاکھ ہے اس سے حکومت کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے، مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! صوبہ بھر میں اس وقت اُنیس بڑی فش ہیچریز کام کر رہی ہیں۔ مزید یہ کہ دو نئی ہیچریز (مظفر گڑھ اور فاضل پور) میں تکمیل کے مراحل میں ہیں جہاں جلد ہی بچہ مچھلی کی پیداوار شروع ہو جائے گی۔

مزید برآں ایک نئے ترقیاتی منصوبہ "Establishment of Fish Seed Hatchery and Creation of Research Facility at Bhaseen Lahore" کے تحت فش ہیچری بھسین پر کام شروع کر دیا گیا ہے نیز ایک اور ترقیاتی منصوبہ Enhancement of Fish Seed Production Capacity of Five Hatcheries in Punjab" کے تحت میاں چنوں، بہاولپور، فیصل آباد اور گوجرانوالہ میں ہیچریز کے ساتھ تلاپیہ ہیچری کی اضافی سہولیات تعمیر کی جا رہی ہیں۔ جس سے صوبہ بھر میں تلاپیہ فش کی پیداواری صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ بیان کئے گئے منصوبہ جات کی تکمیل سے صوبہ بھر کے پرائیویٹ فش فارمرز کی تکنیکی معاونت کے ذریعے استطاعت کار کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

(ب) یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ محکمہ کی فش ہیچری کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1. فارمرز کو بروقت رعائتی نرخوں پر معیاری بچہ مچھلی مہیا کرنا۔
2. قدرتی پانیوں میں بچہ مچھلی کی سٹاکنگ کرنا تاکہ قدرتی پانیوں سے پیداوار کو برقرار رکھا جاسکے۔
3. فش بریڈنگ / ریئرنگ کی نئی تکنیک پر مہارت اور تربیت یافتہ افرادی قوت مہیا کرنا۔
4. صوبہ بھر کی اُنیس فش ہیچریز سے سالانہ تقریباً تین کروڑ سے زائد ڈائریکٹ آمدن ہوتی ہے جبکہ قدرتی پانیوں میں بچہ مچھلی ڈالنے کے بعد ان کو لیز کرنے کے بعد اوسطاً 22 کروڑ سے زائد سالانہ آمدن ہوتی ہے جبکہ اِن فش ہیچریز فارمز پر سالانہ انیس کروڑ سے زائد لاگت آتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ محکمہ فشریز کا مقصد صرف آمدن کا حصول نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور

مقصد صحت مند پونگ مچھلی کی ارزاں نرخوں پر فش فارمرز کو فراہمی بھی یقینی بنانا ہے۔

(ج) جی نہیں۔صوبہ بھر کے اُنیس فش ہیچریز کی پیداواری صلاحیت آٹھ کروڑ چالیس لاکھ سے زائد بچہ مچھلی پیدا کرنا ہے جو کہ مجموعی طور پر پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر کے پانیوں میں زخیرہ کی جاتی ہے جس سے حکومت کو درج ذیل خاطر خواہ فوائد حاصل ہوتے ہیں:

1. اعلیٰ نسل کے پونگ مچھلی کی ارزاں نرخوں پر پرائیویٹ فش فارمرز کو سپلائی سے نہ صرف صوبہ بھر میں ماہی پروری کے کاروبار کو فروغ ملتا ہے بلکہ صوبہ کی غذائی ضروریات پوری کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔
2. عوام الناس کو اعلیٰ خصوصیات کی حامل پروٹین کی فراہمی میں مدد ملتی ہے۔
3. ملک میں مچھلی کے کاروبار سے منسلک انڈسٹری کو بروئے کار لاکر ملازمت کے خاطر خواہ مواقع پیدا کئے جاتے ہیں جس سے بیروزگاری کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے اور روزگار کے وسیع مواقع پیدا ہوتے ہیں۔
4. محکمہ فشریز صوبہ میں بنجر زمینوں کو بروئے کار لانے میں اہم کردار ادا کررہا ہے اور ایسی زمینوں کے مالک افراد کا متبادل ذریعہ آمدن کا باعث بھی ہے۔
5. اس عمل سے مستقل ترقیاتی اہداف کے حوالے سے غربت کے خاتمے اور ملک میں غذائی کمی کے شکار بچوں کی غذائی ضروریات کو پورا کرنا شامل ہے۔
6. پبلک سیکٹر میں قدرتی پانیوں میں بچہ مچھلی سٹاک کرکے ان کی پیداواری صلاحیت کو برقرار رکھنے میں مدد دینا بھی شامل ہے۔
7. ہر صوبہ میں پیدا ہونے والی مچھلی کا کچھ حصہ بیرون ملک برآمد ہورہا ہے۔جو ملکی زرِمبادلہ میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے سوال کے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ صوبہ بھر میں اُنیس فش ہیچریز فارمز ہیں ان پر سالانہ کتنی لاگت آتی ہے اور ان سے سالانہ آمدن کتنی ہوتی ہے ان کی تفصیل بتائیں؟

جناب سپیکر! مجھے اس حوالے سے جواب میں بتایا نہیں گیا کہ فی فارم کتنی لاگت آتی ہے کیونکہ آپ نے میرے ضمنی سوال ضرور گننے ہوتے ہیں اس لئے یہ میں اپنا پہلا ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو دو نئے پراجیکٹ شروع کئے ہیں جس میں ایک نیا ترقیاتی منصوبہ مظفر گڑھ اور فاضل پور ہیں تو یہ کب شروع ہوئے تھے اور ان پر کتنی لاگت آئے گی اور یہ کب تک یہ فعال ہو جائیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں جناب محمد ارشد ملک سے یہ request کروں گا کہ ان کا جو پہلا سوال تھا اگر میں غلط نہیں ہوں تو کہ پنجاب میں اُنیس فش ہیچریز فارمز موجود ہیں تو ہم مزید نئے کتنے فارمز بنا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں ان کے یہ گوش گزار کروں گا کہ ہم سات نئے فشریز فارم بنائیں گے اور وہ سات نئے فارمز اس وجہ سے بنائیں گے۔ اگر جناب محمد ارشد ملک اجازت دیں تو میں آدھے منٹ کی بات کرنا چاہوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پچھلے گھنٹے سے آپ ہی فرما رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، وہ بتا رہے ہیں۔ مہربانی۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری اس حوالے سے یہ گزارش ہے کہ موجودہ گورنمنٹ کی فشریز پر خاص توجہ ہے کیونکہ ہم اس میں نئی قسم کی species لا رہے ہیں جیسا کہ تالابیہ فش ہے اس کی growth جلدی ہوتی ہے اور وہ بڑی بھی جلدی ہوتی ہے اور اس کا مارکیٹ میں ریٹ بھی -/200 سے -/250 روپے فی کلو ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم فشریز پر توجہ دیں اور میرے اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوئے بھائی بھی اس پر اپنی inputs دیں تو یہ پنجاب کے ساتھ یہ بہت بڑا نیکی کا کام ہوگا۔ Fish meat جو کہ white meat ہے اس کے ذریعے آپ مٹن، بیف اور چکن کے ریٹس کو بھی کنٹرول کر سکتے ہیں جس طرح کہ ہمارے وزیراعظم اپنی stunt growth والی تقریروں میں بھی کہتے تھے کہ ہمارے

بچے صحت مند ہوں تو جب آپ اپنے بچوں کو -/250 روپے فی کلو والی مچھلی کھلائیں گے تو اس سے آپ کی بیف، مٹن اور چکن کی بھی prices نیچے آئیں گی لہٰذا یہ سات نئے فارمز بنائے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا دوسرا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں، میرے پہلے ہی سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ آپ میرے سوال کا جز (ب) خود پڑھ لیں اس میں specifically یہ پوچھا گیا ہے کہ اُنیس فش ہیچریز فارمز پر سالانہ کتنی لاگت آئی ہے اور ان سے سالانہ آمدن کتنی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے بتادیں کہ یہ فی فارم کتنی لاگت اور آمدن ہے اور دوسرا میرا وہی پہلا سوال ہے کہ جو مظفر گڑھ اور فاضل پور اسی سوال کے اسی جز میں جواب دیا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ منصوبہ کب شروع کیا گیا اس پر کتنی لاگت آئے گی اور یہ کب تک مکمل کر کے فعال کر دیا جائے گا؟ میں نے کوئی چکن کا ریٹ نہیں پوچھا، میں اک ککڑتے پنج مرغیاں دانئی پوچھیا لہٰذا میں نے تو ایک سیدھا سا سوال پوچھا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میری معزز ممبر سے request ہوگی کہ یہ محسوس نہ کریں یہ ذرا خود بھی سوال کو پڑھ لیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ کے سوال میں مظفر گڑھ اور فاضل پور کا ذکر ہی نہیں ہے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! اس سوال میں ایسا کچھ نہیں ہے تو انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب ہم نے دے دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! آپ کی بات صحیح ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! تو پھر اس سوال میں کوئی چکن اور تالابیہ فش کا بھی ذکر نہیں ہے۔ میرے ضمنی سوال کے جواب میں یہ موجود ہے آپ خود پڑھ لیں اور پورا ہاؤس یہاں پر موجود ہے وہ بھی پڑھ لے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! کیا آپ کے سوال میں فاضل پور کا ذکر ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ان کے جواب میں اس کا ذکر موجود ہے آپ دیکھیں کہ یہ جواب دے دیتے ہیں لیکن اب اس کے متعلق discuss نہیں کرنا چاہتے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا تیسرا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو میرا پہلا ہی ضمنی سوال ہے ابھی میرے دو ضمنی سوال باقی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا تیسرا اور آخری ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ ان کے جواب سے مطمئن ہیں اور یہاں پر میڈیا اور پورا ہاؤس بھی سن رہا ہے اگر آپ سب مطمئن ہیں تو میں اپنا اگلا ضمنی سوال کر لیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جناب محمد ارشد ملک سے کہہ رہا ہوں کہ یہ مان جائیں کہ وہ export کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا تیسرا اور آخری ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں یہ میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا تیسرا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے جو آپ کا حکم یہ میرا تیسرا ضمنی سوال ہے میں آپ کے توسط سے معزز منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں انہوں نے بتایا ہے کہ فش ہیچریز کی پیداواری صلاحیت آٹھ کروڑ چالیس لاکھ سے زائد ہے تو کیا یہ پیداوار کافی ہے اور ہمارے صوبے کی ڈیمانڈ کتنی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے بتایا ہے کہ مچھلی کا کچھ حصہ بیرون ملک بر آمد کر کے زر مبادلہ میں اضافہ ہو رہا ہے یہ کتنی مچھلی صوبہ پنجاب سے export کر رہے ہیں اور اس سے کتنا زر مبادلہ 19-2018 اور 20-2019 میں کمایا گیا ہے اور یہ کون سی مچھلی export کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ جو میں نے پچھلی باتیں کی تھیں ابھی جناب محمد ارشد ملک نے خود وہی باتیں دھرا دی ہیں کہ مچھلی کی پیداوار کیوں بڑھانی چاہئے یا کتنی بڑھانی چاہئے تو میں بھی یہی کہہ رہا تھا کہ پنجاب میں ہماری جو requirement ہے وہ اس سے زیادہ ہے اس لئے ہم نے اسے مزید بڑھانا ہے۔ ہر صوبے سے مچھلی کا کچھ حصہ باہر بھیجا جاتا ہے اور یہ صرف پنجاب کے حوالے سے پالیسی نہیں بلکہ ہر صوبے کے لئے ہے۔ پنجاب سے اتنی زیادہ مچھلی باہر نہیں بھیجی جاتی ہم تو ابھی اپنے لئے بھی پوری طرح satisfied نہیں ہیں، کراچی سے سمندر والی مچھلی کو export کیا جاتا ہے، ہمارے ہاں تو پہلے ہی کمی ہے اس لئے ہم اسے enhance کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! اب ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ وقفہ سوالات کا گھنٹہ بھی پورا ہو گیا ہے اور جمعہ بھی پڑھنا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا یہ سوال مکمل ہونے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: چڑیا گھر میں جانوروں

کی ہلاکت و نئے جانوروں کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*1631: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور چڑیا گھر میں سال18-2017 میں کتنے نایاب جانور ہلاک ہوئے؟

(ب) ان جانوروں کی مکمل تفصیل اور قیمت سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا ہلاک شدہ جانوروں کی جگہ نئے جانور لائے گئے ہیں تو ان کی اقسام بتائی جائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لاہور چڑیا گھر میں سال18-2017 میں32 جانوروں کی ہلاکت ہوئی۔

(ب) 18-2017 میں درج ذیل جانوروں کی ہلاکت واقع ہوئی:

سیریل نمبر	نام جانور	تعداد	گورنمنٹ کی متعین کردہ قیمت
i-	عربی اونٹ	ایک نر	-
ii-	فیلو ہرن	دو نر	-
iii-	کالا ہرن	دو مادہ	-/120,000روپے
iv-	پاڑہ ہرن	ایک نر، دو مادہ، چھ بچے	-/120,000روپے
v-	چنکارہ ہرن	دو نر	-/80,000روپے
vi-	مفلون بھیڑ	دو نر، ایک مادہ، دو بچے	-/170,000روپے
vii-	اڑیال	ایک بچہ	-
viii-	افریقی شیر	ایک مادہ، دو بچے، تین سٹل برتھ	-/450,000روپے
ix-	بھورے بنگال ٹائیگر	ایک جوڑا	-
x-	تیندوہ	ایک بچہ	-
xi-	گوناکو	ایک نر	-

سیریل نمبر i، ii، vii، ix، x اور xi پر دیئے گئے جنگلی جانوروں کی سرکاری قیمت متعین نہ ہے لہٰذا ان جانوروں کا تخمینہ نہیں لگایا جاسکتا اور جن جانوروں کی سرکاری قیمت متعین ہے وہ شامل کئے گئے ہیں۔

(ج) ہلاک شدہ جانوروں کی جگہ نئے جانور نہیں لائے گئے کیونکہ چڑیا گھر میں ان اقسام کے جانوروں کی بہتر افزائش نسل کے سبب ان کی تعداد بڑھ رہی ہے مزید بر آں 2017-18 میں دیگر مختلف اقسام کے نئے جانور بھی چڑیا گھر لائے گئے ہیں جن میں زرافے، لاما، گوناکو، والبی، سفید ٹائیگر اور شیر شامل ہیں۔

گرین پاکستان پروگرام کے تحت
لگائے گئے درختوں کی حفاظت سے متعلقہ تفصیلات

*2057: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "گرین پاکستان پروگرام" کے تحت صوبہ میں درخت لگائے جارہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درخت لگانے کے بعد ان پودوں کو حالات کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پودوں کی دیکھ بھال اور آبیاری کے لئے کوئی باقاعدہ میکنزم نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان نئے لگائے جانے والے پودوں کو بچانے اور افزائش کے لئے کوئی پالیسی وضع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) غلط ہے۔ پودوں کی حفاظت، تین سال تک ترقیاتی فنڈز سے جبکہ بعد ازاں غیر ترقیاتی فنڈز سے کی جاتی ہے۔ جس کی تفصیل منظور شدہ ترقیاتی منصوبے میں دی گئی ہے۔

(ج) غلط ہے۔ پودوں کی حفاظت کے لئے فاریسٹ گارڈ و دیگر عملہ تعینات کر کے حفاظت و دیکھ بھال کا بندوبست ہوتا ہے۔

(د) جواب اثبات میں نہ ہے۔ بلکہ منظور شدہ پروگرام ترقیاتی منصوبے کی شکل میں موجود ہے۔

صوبہ بھر کی انہار اور روڈز پر سوختہ درختوں کی نیلامی سے متعلقہ تفصیلات

*2058: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی انہار اور روڈ کے کنارے پر لاکھوں کی تعداد میں خشک درخت ضائع اور چوری ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان درختوں کی کافی عرصہ سے نیلامی نہ کی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ درختوں کی نیلامی کر کے ریونیو حاصل کرنا چاہتی ہے اور "گرین پاکستان پروگرام" کے تحت ان کی جگہ نئے درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ جنگلات میں کسی جگہ پر کوئی ناجائز درختوں کی کٹائی کی گئی۔ اگر کہیں کوئی درخت چوری ہوتا ہے تو اس کے خلاف محکمہ کے قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جو کہ فاریسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ 2010 کے تحت جرمانہ اور قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) سڑکوں کے کنارے سوختہ درختوں کی نیلامی ہر ماہ باقاعدگی سے ہوتی ہے۔ نہریں محکمہ جنگلات سے محکمہ اریگیشن کو ٹرانسفر کرنے کا عمل کافی عرصہ سے جاری ہے اس ضمن میں نہروں کے کناروں پر موجود تمام درختوں کا ریکارڈ مرتب کیا جا چکا ہے جو کہ محکمہ انہار کو دیئے جانے ہیں لہٰذا نہروں پر موجود خشک درختوں کی نیلامی فی الحال نہیں کی جارہی ہے۔ مزید کہ کوئی خشک درخت ضائع نہیں ہوا بلکہ ان کا ریکارڈ محفوظ ہے۔

(ج) جی، ہاں! خشک درختوں کی نیلامی کر کے ریونیو حاصل کرنا گورنمنٹ کے مفاد میں ہے۔
گورنمنٹ خالی جگہ پر شجر کاری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور شجر کاری کے لئے گرین پاکستان کے تحت پروگرام مرتب دے دیا گیا ہے۔

ضلع لاہور میں جنگلات پر مشتمل رقبہ کی تعداد قیمتی لکڑی کی کٹائی اور اس کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***2425: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں جنگلات کتنے رقبے پر ہے رقبے کی علاقہ وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں جنگلات بڑی تیزی سے ختم ہو رہا ہے اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنگلات سے قیمتی لکڑی والے درخت بااثر لوگوں نے کاٹ لئے ہیں؟

(د) حکومت نے جنگلات سے درختوں کو کاٹنے کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل رقبہ پر جنگلات موجود ہیں۔

نمبر شمار	نام رقبہ	رقبہ جنگلات
1	جلو پارک	272 ایکڑ
2	شاہدرہ ریزرو فاریسٹ	1615 ایکڑ
3	عینو بھٹی فاریسٹ	260 ایکڑ
4	کامران بارہ دری	21 ایکڑ

اس کے علاوہ ضلع لاہور میں 146 ایونیو میل روڈ سائیڈ جنگلات ہے اور 450 ایونیو میل نہروں کے کناروں پر جنگلات ہے اور 30 ایونیو میل ریل سائیڈ جنگلات موجود ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے محکمہ جنگلات لاہور فاریسٹ ڈویژن میں پچھلے پانچ سالوں میں کسی رقبہ جنگلات میں کٹائی درختان نہ کروائی ہے بلکہ ہر سال کچھ رقبہ پر شجر کاری کرائی جاتی ہے جیسا کہ پچھلے سال مندرجہ ذیل رقبہ پر شجر کاری کی ہے:

نمبر شمار	نام رقبہ	ایونیو میل/ ایکڑ	تعداد پوداجات
1	سوئے آصل روڈ	49ایکڑ	24500
2	برکی روڈ	38ایکڑ	19000
3	کرول فاریسٹ	120ایکڑ	87120
4	عینو بھٹی فاریسٹ	25ایکڑ	18150
5	جلو پارک	50ایکڑ	21800

(ج) یہ درست نہ ہے۔ کسی بھی بااثر افراد نے محکمہ جنگلات کی زمین سے درخت نہیں کاٹے اگر کسی نے کوئی درخت کاٹا ہے تو اُس کے خلاف فاریسٹ ایکٹ کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(د) درختوں کی ناجائز کٹائی کے سلسلہ میں فاریسٹ ایکٹ موجود ہے اُس کے مطابق ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ ناجائز کٹائی درختان کی ڈیمج رپورٹ چاک کی جاتی ہے۔ شیڈول کے مطابق وصول کیا جاتا ہے عدم ادائیگی کی صورت میں ملزمان کے خلاف پرچہ درج کروایا جاتا ہے۔

لاہور تا سیالکوٹ موٹروے کے دونوں اطراف
پھلدار اور قیمتی لکڑی کے درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*2711: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور تا سیالکوٹ موٹروے کے دونوں اطراف میں کون سی مختلف اقسام کے درخت لگائے گئے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ موٹروے کے دونوں اطراف خالی جگہوں پر پھلدار اور قیمتی لکڑی کے درخت لگانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ایسا ہے تو اس پر کب تک عملدرآمد شروع ہو گا؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لاہور تا سیالکوٹ موٹروے ابھی زیر تعمیر ہے۔ موٹروے چونکہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر کنٹرول ہے ابھی تک نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی جانب سے محکمہ جنگلات کو کوئی پوداجات لگانے کا مراسلہ موصول نہیں ہوا ہے۔

(ب) موٹروے چونکہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے زیر کنٹرول ہے ان کی طرف سے دونوں اطراف میں خالی جگہوں پر پھلدار اور قیمتی لکڑی کے درخت لگانا بھی نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی ذمہ داری ہے تاہم اگر نیشنل ہائی وے اتھارٹی موٹروے کے دونوں اطراف میں پھلدار اور قیمتی لکڑی کے درخت لگانے کا ارادہ رکھتا ہے اور محکمہ جنگلات کو درخت لگانے کی ذمہ داری سونپتا ہے تو جگہ کے حساب سے پھلدار اور قیمتی لکڑی کے پوداجات فنڈ کی فراہمی کی صورت میں لگا دیئے جائیں گے۔

صوبہ میں مچھلی کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*2714: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں مچھلی کی پیداوار میں اضافہ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور عوام کو صحت مند مچھلی کی فراہمی کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی گئی ہے؟

(ب) محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام مناواں میں موجود لیبارٹری کیا کام کرتی ہے اور یہاں اب تک کیا اہم ریسرچ سامنے آئی ہے؟

(ج) کیا پنجاب فشریز (ترمیمی) ایکٹ 2009 اب بھی مؤثر ہے؟

(د) جواب ہاں میں ہے تو پنجاب فشریز (ترمیمی) ایکٹ 2009 پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف)

1. صوبہ میں مچھلی کی پیداوار میں اضافہ کے لئے حکومت مندرجہ ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے:

- مفت تکنیکی سہولیات اور کتابچہ (Literature) برائے فش فارمرز
- مٹی اور پانی کا تجزیہ (معمولی فیس صرف -/10 روپے فی نمونہ)
- ایگریکلچر انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے کم نرخوں پر بلڈوزر کی فراہمی
- کم نرخوں پر بچہ مچھلی کی فراہمی
- بیمار مچھلی کی تشخیص اور علاج
- کسانوں کی مفت ٹریننگ کے ذریعہ استعداد کار کو بڑھانا
- آن لائن مچھلی سے متعلق معلومات مہیا کرنا
- شرمپ فارمنگ اور کیج کلچر کے لئے سبسڈی کا اجراء

2. صحت مند مچھلی کی فراہمی کے لئے فش کوالٹی کنٹرول لیب کا قیام جو کہ ISO سے تصدیق شدہ لیب ہے۔

(ب) اس لیبارٹری میں فش فارم بنانے کے لئے نئے فارمر حضرات اور ترقی پسند فش فارمرز کی زیر کاشت زمین کی موزونیت جانچنے کے لئے مٹی اور پانی کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔2008 سے لے کر 2018 تک مٹی اور پانی کے جو تجزیے کئے گئے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تجزیہ پانی	تجزیہ فش	فیڈ	تجزیہ مٹی	کل تعداد
2014-15	787	716	40	196	1739
2015-16	843	774	95	206	1918
2016-17	965	399	114	242	1720
2017-18	949	458	159	189	1755
2018-19	1017	350	87	664	2118

یہاں سے پانی اور مٹی کے تجزیوں کے علاوہ فش فارمر کو ادارہ ہذا میں اور مختلف اضلاع میں جا کر جدید فش فارمنگ کی تکنیک کے متعلق معلومات اور راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔2014 سے 2019 تک فش فارمرز کو جو تربیت دی گئی اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد فش فارمز
2014-15	1306
2015-16	1172
2016-17	1213
2017-18	986
2018-19	1238

ان سہولیات کے باعث فش فارمنگ میں واضح اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ یہاں پر بیمار مچھلیوں کی تشخیص اور علاج کے لئے باقاعدہ پتھالوجی لیب کام کر رہی ہے۔ ادارہ ہذا میں فش کوالٹی کنٹرول لیب ISO 17025 سرٹیفائڈ ہے۔ جہاں پانی اور مچھلی کے گوشت میں مضر صحت ہیوی میٹلز کی موجودگی کی مقدار اور مچھلی کے گوشت میں پائے جانے والے مختلف بیکٹیریا کو جانچنے کی سہولت بھی موجود ہے۔

یہ ادارہ ہر سال فش فارمنگ کے مختلف پہلو پر ریسرچ کرتا ہے اور یہ ریسرچ سیمینار، ورکشاپ اور فارمر میلہ منعقد کر کے فش فارمر حضرات تک پہنچاتا ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں میں ہونے والی ریسرچ جن کی تعداد 30 سے زائد ہے، مختلف قومی اور بین الاقوامی جرائد میں شائع ہو چکی ہیں۔

(ج) سال 2009 میں پنجاب فشریز ترمیمی ایکٹ نہیں بنا۔

(د) ایضاً

محکمہ جنگلات کی طرف سے

شجرکاری مہم کے تحت پودوں کے لئے ایپ کی تیاری سے متعلقہ تفصیلات

*2850: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات نے شجر کاری مہم کے تحت پودوں کو ٹریک کرنے کے لئے ایپ ڈویلپ کرلی ہے، اگر ہاں تو اس ایپ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) اس ایپ سے کیا فائدہ ہوگا اور اس ایپ کی تیاری پر کتنے اخراجات آئے ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! محکمہ جنگلات میں ایک ایپ بنالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایپ محکمہ جنگلات کے استعمال کے مطابق تیار کی گئی ہے۔ جو کہ پودے لگنے والی جگہوں کو Geo-tagged کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اب یہ ایپ ٹیسٹ فیز میں ہے۔ ٹیسٹ مراحل مکمل ہوتے ہی سب کو فراہم کردی جائے گی۔

(ب) یہ ایپ "Development of GIS Based Information System in Punjab" سکیم کے تحت محکمہ جنگلات اور PITB کے باہمی تعاون سے بنائی گئی ہے۔ چونکہ PITB ایک سرکاری ادارہ ہے تاہم اس ایپ کو بنانے پر کوئی اخراجات نہیں آئے۔ یہ ایپ محکمہ جنگلات کو planning, monitoring & evaluation کرنے میں مدد فراہم کرے گی۔

گوجرانوالہ: چھناواں فش ہیچری کے قیام، مقاصد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2982: **چودھری عادل بخش چٹھہ**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چھناواں فش ہیچری ضلع گوجرانوالہ کب قائم کی گئی اس کے قائم کرنے کے مقاصد بیان کریں؟

(ب) اس فش ہیچری سے سالانہ کتنا پونگ تیار کیا جاتا ہے اور یہ پونگ کن کو فراہم کیا جاتا ہے؟

(ج) اس فش ہیچری پر کتنے ملازمین کام کررہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس فش ہیچری کا مالی سال 2018-19 اور 2019-20 کا بجٹ کتنا تھا؟

(ہ) اس فش ہیچری سے سال18-2017 اور2019 کتنا پونگ تیار کیا گیا کیا یہ فش ہیچری نفع میں جارہی ہے یا نقصان میں ہے اس کی ان تین سالوں کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(و) یہ فش ہیچری جس علاقہ میں قائم ہے اس علاقہ کے عوام اور فش مالکان کے لئے کیا سہولیات فراہم کر رہی ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) چھناواں فش فارم 1912 میں قائم ہوا۔ بعد ازاں 1974 میں باقاعدہ فش ہیچری کا قیام عمل میں آیا۔ اس قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

1. قدرتی بریڈنگ کے عمل کو مصنوعی طریق کار سے تبدیل کیا جائے۔
2. عمدہ نوعیت کے بروڈرز اکٹھا کرنا اور اُن کی مناسب دیکھ بھال کرنا تاکہ عمدہ قسم کا بچہ مچھلی پیدا کیا جاسکے۔
3. عمدہ قسم کا بچہ مچھلی بڑے پیمانے پر پیدا کر کے اس کی بڑھوتری کو فنگرلنگ سائز تک لے جانا۔
4. بچہ مچھلی کی سرکاری پانیوں جیسے نہر، دریا، ڈیم، جھیلیں وغیرہ میں سٹاکنگ کرنا تاکہ سرکاری پانیوں میں قدرتی آبی حیات کی بحالی کو یقینی بنایا جائے۔
5. رعائتی نرخوں پر پرائیویٹ فش فارمز کو اعلیٰ قسم کا بچہ مچھلی مہیا کرنا۔

(ب) اس فش ہیچری پر سالانہ ایک کروڑ پونگ تیار کیا جاتا ہے۔ مچھلی کا پونگ فش فارمز کو رعائتی نرخوں پر مہیا کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قدرتی پانیوں میں سٹاک کیا جاتا ہے۔

(ج) اس فش ہیچری پر ملازمین کی کل تعداد 66 ہے اور اس وقت 51 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ باقی 15 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) اس فش ہیچری کا مالی سال19-2018 کا بجٹ 25.91 ملین روپے تھا اور 20-2019 کا بجٹ بابت ماہ اکتوبر 2019 تک 9.22 ملین روپے جاری ہوا ہے۔

(ہ) چھناواں فش ہیچری کا بنیادی مقصد منافع کمانا نہ ہے بلکہ رعائتی نرخوں پر پرائیویٹ فش فارمز کو اعلیٰ قسم کا بچہ مچھلی مہیا کرنا اور سرکاری پانیوں جیسے نہر، دریا، ڈیم، جھیلیں وغیرہ میں سٹاکنگ کرنا تاکہ سرکاری پانیوں میں قدرتی آبی حیات کی بحالی کو یقینی بنایا

جائے۔اس فش ہیچری پر پچھلے تین سالوں میں تیار کیا گیا پونگ اور اس سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تیار کیا گیا پونگ	حاصل شدہ بالواسطہ آمدن
2016-17	98.28لاکھ	48.42لاکھ
2017-18	70.32لاکھ	47.90لاکھ
2018-19	70.00لاکھ	37.27لاکھ

اس ہیچری سے سرکاری پانیوں میں بچہ مچھلی ڈالا جاتا ہے جس سے سرکاری پانی نیلام کئے جاتے ہیں اور اُن سے حاصل ہونے والی آمدن ہیچری ہذا کی مرہون منت ہے۔جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	تیار کیا گیا پونگ	گوجرانوالہ ڈویژن سے حاصل شدہ بالواسطہ آمدن
2016-17	98.28لاکھ	225.548لاکھ
2017-18	70.32لاکھ	192.216لاکھ
2018-19	70.00لاکھ	147.791لاکھ

اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ قدرتی پانیوں کی نیلامی سے سالانہ آمدن میں کمی کی بڑی وجہ دریاؤں میں پانی کی اشد کمی، پانی کی آلودگی رہی ہے۔

(و) یہ فش ہیچری علاقہ میں قائم فش فارمرز کو درج ذیل سہولیات فراہم کر رہی ہے۔

1. فش فارمرز کو مفت مشورہ اور عمدہ قسم کا پونگ مہیا کرتی ہے۔
2. توسیع کی خدمات
3. پانی و مٹی کے نمونہ جات اور فش فارمز کو مناسب تربیتی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔
4. اس ہیچری کی بدولت علاقہ میں بالواسطہ اور بلا واسطہ روزگار میں اضافہ ہوا ہے اور لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر ہوا ہے۔
5. اس ہیچری کی وجہ سے اس علاقہ میں صوبہ کی سب سے بڑی پرائیویٹ مچھلی منڈی قائم ہوئی ہے جس سے لوگوں کے روزگار میں اضافہ ہوا ہے۔ اور روزانہ کی بنیاد پر کروڑوں روپوں کا کاروبار کیا جاتا ہے۔
6. اس سے لوگوں میں سفید گوشت کے حوالے سے شعور اجاگر ہوا ہے جس سے انسانی صحت پر مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

7. اس علاقہ میں ماضی میں جو زمینیں کلر اٹھی ہونے کی وجہ سے بیکار تھیں۔ آج اس سے کروڑوں روپے کمائے جا رہے ہیں۔

پاکستان میں کل رقبے کے 25 فیصد حصہ پر جنگلات بڑھانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3023: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بین الاقوامی میعار کے مطابق جنگلات کا رقبہ 25 فیصد ہونا چاہئے؟

(ب) صوبہ بھر میں یہ رقبہ کتنے فیصد ہے جبکہ پاکستان میں مجموعی طور پر یہ رقبہ سمٹ کر صرف دو فیصد رہ گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت مندرجہ بالا جزو کی روشنی میں ہنگامی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ جنگلات کا رقبہ بڑھایا جاسکے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں!

(ب) صوبہ پنجاب میں جنگلات کا رقبہ 3.27 فیصد ہے جبکہ اس وقت پاکستان میں جنگلات کا رقبہ 5.1 فیصد ہے۔

(ج) حکومت نے ملک میں جنگلات کا رقبہ بڑھانے کے لئے Ten Billion Tree Tsunami Programme(TBTTP) کا آغاز رواں مالی سال 2019-20 سے 2022-23 تک کر دیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت چار سالوں میں صوبہ بھر میں 466.463 ملین پودے لگائے جائیں گے۔ جس کی وجہ سے صوبہ بھر میں جنگلات کے رقبہ میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔

صوبہ میں جھینگوں کی فارمنگ کے لئے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3259: **محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت جھینگوں کی فارمنگ کے لئے processing zone کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) جھینگوں کے کاروبار میں اضافہ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) بجٹ 20-2019 میں جھینگوں کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے اور کون سے منصوبے تشکیل دیئے گئے ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جھینگا فارمنگ کے فروغ کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے ایک ترقیاتی منصوبہ "Pilot Shrimp Farming Cluster Development Project" منظور کیا ہے جس میں two processing units تجویز کئے گئے ہیں جو کہ فزیبلٹی study کے بعد مکمل کئے جائیں گے۔

(ب) جھینگا فارمنگ کے لئے زیر زمین نمکین پانی کی حامل زمین بہت موزوں ہوتی ہے۔ پنجاب کے بہت سے اضلاع میں جھینگا فارمنگ کے لئے موزوں زمین اور پانی موجود ہے۔

اس ضمن میں حکومت پنجاب نے جھینگا کے فروغ کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ منظور کیا ہے جس کا عنوان "Pilot Shrimp Farming Cluster Development Project" ہے۔

یہ منصوبہ پانچ سال پر مشتمل ہے جس کے تحت صوبہ بھر میں کل 2500 ایکڑ پر جھینگا پالنے کے لئے سبسڈی پروگرام تشکیل دیا گیا ہے۔

ایک فارمر پانچ ایکڑ یا دس ایکڑ تک جھینگا پالنے کی سبسڈی حاصل کر سکے گا۔ جھینگا فارمنگ کی سبسڈی تین پی پی ٹی سے زائد نمکین کی حامل زمین اور پانی کے لئے دی جائے گی۔ یہ سبسڈی جھینگا کے سیڈ اور فیڈ پر دی جائے گی۔

اس منصوبہ کے تحت مظفر گڑھ میں نمکین پانی میں فارمنگ کے سلسلے میں ایک تحقیقاتی مرکز کا قیام بھی عمل میں لایا جارہا ہے۔

مزید بر آں جھینگا فارمنگ کی سپورٹ کے لئے جھینگا ہیچری، فیڈ مل اور پراسیسنگ پلانٹ لگانے کا پروگرام بھی اسی منصوبہ کا حصہ ہیں۔

جھینگا فارمرز اور محکمہ ماہی پروری کے ٹیکنیکل سٹاف کی جھینگا فارمنگ کے لئے جدید ٹریننگ کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

(ج) منصوبہ کی کل لاگت برائے پانچ سال 4147.025 ملین روپے ہے جس میں گورنمنٹ کا خرچہ 2647.025 ملین روپے اور پرائیویٹ فارمرز کا حصہ 1500.000 ملین روپے ہو گا۔ اس سال 2019-20 میں اس منصوبہ کے لئے 101.025 ملین روپے کی رقم مختص منظور کی گئی ہے اور منصوبہ پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔

صوبہ میں اگست 2018 سے تاحال پودے لگائے جانے سے متعلقہ تفصیلات

***3263: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ٹین بلین ٹری منصوبہ شروع کیا ہے اور ایک سال مکمل ہونے کے باوجود ٹین بلین ٹری منصوبہ میں کوئی بھی پودا نہ لگایا صرف موسمی پلانٹیشن کی جو کہ ہر سال کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کے تحت پانچ سال کے دوران 10۔ ارب پودے لگانے کا ارادہ ہے؟

(ج) حکومت نے صوبہ بھر میں کتنے پودے لگانے کا ٹارگٹ دیا ہے۔18۔ اگست 2018 سے اب تک ٹین بلین ٹری منصوبے کے تحت کون کون سی اقسام کے پودے لگائے گئے ہیں اور ان کی نگہداشت کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) درست ہے کہ ٹین بلین ٹری منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس میں شجر کاری کا کام جاری ہے اور اب تک 13 ملین کے قریب پودہ جات لگ چکے ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ اس منصوبے کے تحت پانچ سال کے دوران 10۔ارب پودہ جات لگائے جائیں گے۔

(ج) حکومت نے اس سال 126.549 ملین پودے لگانے کا ٹارگٹ دیا ہے جس میں اگست 2018 سے اب تک تقریباً 15.237 ملین پودہ جات لگ چکے ہیں جن کی اقسام علاقائی مناسبت سے کی جاتی ہے جن میں شیشم، کیکر، ارجن جامن جنڈ، فرش، کیل، چیڑ وغیرہ شامل ہیں پودوں کی حفاظت تین سال تک ترقیاتی فنڈ سے اور بعد ازاں غیر ترقیاتی فنڈ سے کی جائے گی۔

ہیڈ بلو کی پر 2500 ایکڑ پر محیط جنگل کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3331: **محترمہ حنا پرویز بٹ**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے کلین اینڈ گرین پاکستان پروگرام شروع کیا گیا اور چھانگا مانگا کی طرز پر ہیڈ بلو کی 2500 ایکڑ پر محیط جنگل کا منصوبہ بنایا گیا اور اس پر کروڑوں روپے خرچ کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر 30 ہزار پودے لگائے گئے جو کہ دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے گل سڑ گئے جن کی جگہ جڑی بوٹیوں، جھاڑیوں اور سرکنڈوں نے لے لی اور یہ علاقہ جرائم پیشہ افراد کی آماجگاہ بن گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی عدم دلچسپی اور پودوں کی حفاظت کا بہتر انتظام نہ ہونے کی وجہ سے یہاں پر پہلے سے موجود درجنوں درخت بھی چوری کر لئے گئے ہیں یہاں پر موجود کام کرنے والے مالی اور بیلدار ابھی تک تنخواہوں سے محروم ہیں؟

(د) حکومت کی طرف سے لگائے جانے والے پودوں کی دیکھ بھال اور حفاظت کا انتظام کس محکمے کو دیا گیا تھا ان پودوں کی دیکھ بھال اور درختوں کی چوری میں ملوث افراد کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں نیز اس جنگل کی موجودہ صورتحال سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی، ہاں! حکومت کی طرف سے کلین اینڈ گرین پاکستان پروگرام کے تحت ہیڈ بلوکی میں 1500 ایکڑ پلانٹیشن کا آغاز برائے سال 20-2019 تا 22-2021 کیا گیا ہے اور موجودہ مالی سال 20-2019 میں 500 ایکڑ پر پلانٹیشن کی جائے گی جس کا کام ابھی جاری ہے جو کہ ماہ جون 2020 تک مکمل کیا جائے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ بلکہ ہیڈ بلوکی میں پندرہ ایکڑ پر 10890 پودے دوران ماہ فروری 2019 لگائے گئے اور ان کی بہترین نشوونما جاری ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ درخت چوری کر لئے گئے ہیں کیونکہ وہاں پر پہلے کوئی بھی درخت موجود نہ تھا بلکہ ہیڈ بلوکی پر نئی پلانٹیشن کی جا رہی ہے اور جو بھی مزدور وہاں کام کرتے ہیں ان کو تنخواہ daily wages کی بنیاد پر ادا کی جاتی ہے۔

(د) حکومت کی جانب سے لگائے جانے والے پودوں کی دیکھ بھال محکمہ جنگلات کے پاس ہے۔ محکمہ جنگلات درختوں کی چوری میں ملوث افراد کے خلاف فاریسٹ ایکٹ ترمیم شدہ 2010 کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جس کے تحت مختلف جرمانے کئے جاتے ہیں اور عدالت کے ذریعے سزائیں دلوائی جاتی ہیں چونکہ ہیڈ بلوکی پر پہلے کوئی پلانٹیشن نہ کی گئی ہے اس لئے یہاں پر درخت چوری کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے بلکہ یہاں پر نئے پوداجات لگائے جا رہے ہیں جن کی مکمل دیکھ بھال اور نگرانی کی جاتی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں جنگلات کے رقبہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3411: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں جنگلات کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) گرین پاکستان سکیم کے تحت ضلع ہذا میں کتنے نئے درخت / پودے لگائے گئے ہیں نیز ضلع ہذا کے جنگلات کے رقبہ میں اضافہ کے لئے حکومت کیا اقدام اٹھا رہی ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک سرکل، بہاولپور کے ضلع رحیم یار خان فاریسٹ ڈویژن میں جنگلات کے رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم	جنگل رقبہ
1۔	کمپیکٹ پلانٹیشن	28547.50ایکڑ
2۔	سڑکات کنارے جنگل	615.80کلومیٹر
3۔	انہار کنارے جنگل	2385.15میل

(ب) ضلع رحیم یار خان میں گرین پاکستان سکیم کے تحت 0.402 ملین پودے لگائے جائیں گے۔ مزید دوران سال20-2019 میں رحیم یار خان فاریسٹ ڈویژن میں جنگلات کو بڑھانے کے لئے ضلع بھر کی انہار اورCompact پلانٹیشن میںTen Billion Tree Tsunami Programme کے تحت 34 2.2 ملین پودے نئی شجر کاری لگائے جانے کا پروگرام ہے جس میں سے اب تک 0.02 ملین پودے لگائے جا چکے ہیں۔

صوبہ میں کیج فارمنگ کے فروغ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3494: **محترمہ مومنہ وحید**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری کیج فارمنگ کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ب) کیج فارمنگ کے لئے محکمہ کے پاس کتنا بجٹ ہے اور کیا کیج فارمنگ کے لئے کوئی پانچ سالہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات(جناب محمد سبطین خان):

(الف) اس سلسلہ میں ایک میگا پراجیکٹ "کیج فش کلچر کلسٹر ڈویلپمنٹ پراجیکٹ" چل رہا ہے جس کے تحت محکمہ ماہی پروری پنجاب کا اگلے پانچ سال میں صوبہ بھر کے مختلف موزوں پانیوں میں 5000 کیج لگانے کا منصوبہ ہے جو کہ سبسڈی پروگرام کے تحت لگائے جائیں گے جس میں کل تخمینے کا 80 فیصد حصہ گورنمنٹ سپورٹ کرے گی جبکہ 20 فیصد فارمر خرچ کریں گے۔ ایک فارمر 10 یا 20 کیج کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔ محکمانہ کل تخمینہ فی کیج مبلغ -/300,000 روپے ہے۔

(ب) ٹوٹل پانچ سال میں 1200 ملین روپے بطور گورنمنٹ شیئر خرچ ہو گا جبکہ امسال 20-2019 کے دوران گورنمنٹ کی طرف سے مبلغ 120 ملین روپے خرچ ہوں گے اور بقیہ 1080 ملین روپے اگلے چار سال میں خرچ کئے جائیں گے اور یہ پانچ سال کا منصوبہ ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ جنگلات
کے افسران واہلکاران کی تعداد اور جنگلات پر مشتمل رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3747: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے اس کا دفتر کہاں واقع ہے اور یہ دفتر کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) محکمہ جنگلات ساہیوال میں کتنے افسران و ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل بتائیں نیز محکمہ کے کتنے رقبہ پر جنگلات ہے اور کتنا رقبہ خالی ہے یا لیز پر دیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) سال 19-2018 اور 20-2019 میں ضلع ساہیوال میں کتنے پودے نہر کنارے اور سڑکوں پر لگائے گئے ان پر کتنی لاگت آئی مکمل تفصیل بتائیں نیز محکمہ نے سرکاری لکڑی چوری کرنے والوں کے خلاف آج تک کیا کارروائی عمل میں لائی ہے مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ساہیوال فاریسٹ ڈویژن صرف تحصیل ساہیوال پر مشتمل ہے جس میں جنگلات، انہار 301 میل اور سڑکات 109 کلو میٹر (linner plantation) پر محیط ہے جس کے مالکانہ حقوق بالترتیب محکمہ نہر اور ہائی وے کے پاس ہیں۔ محکمہ جنگلات ساہیوال کا دفتر فاریسٹ کالونی ساہیوال نزد جونیئر ماڈل گرلز ہائی سکول نمبر 1 ساہیوال واقع ہے اس کا کل رقبہ دو کنال پر محیط ہے۔

(ب)

i. ضلع ساہیوال (تحصیل ساہیوال) میں محکمہ جنگلات کے دو دفاتر ہیں جن میں ایک ڈی ایف او ساہیوال اور دوسرا رینج فاریسٹ افیسر ساہیوال کا ہے۔ ڈی ایف او ساہیوال کے دفتر میں ان سمیت کل 17 ملازمین ہیں جبکہ رینج فاریسٹ افیسر ساہیوال کے دفتر ان کے سمیت کل تین ملازمین موجود ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ii. محکمہ جنگلات ساہیوال فاریسٹ ڈویژن (ساہیوال تحصیل) 301 کلومیٹر انہار جبکہ 109 کلومیٹر سڑکات پر مشتمل ہے۔ ضلع ساہیوال (تحصیل ساہیوال) میں کوئی compact جنگل نہ ہے لہٰذا کوئی بھی رقبہ مقبوضہ محکمہ جنگلات نہ ہے جو کہ خالی ہو اور لیز پر دیا گیا ہو جبکہ انہار کا رقبہ مقبوضہ محکمہ انہار اور ہائی وے کا رقبہ مقبوضہ محکمہ ہائی وے ہے جس کی بابت متعلقہ محکمہ وضاحت کر سکتا ہے۔

(ج)

i. سال19-2018میں 20ایونیو میل شجر کاری بر لب ساہیوال۔ پاکپتن روڈ کی گئی اور تعدادی دس ہزار پودے لگائے گئی اور ان پر بیس لاکھ روپے کی لاگت آئی۔ سال20-2019میں ساہیوال تحصیل میں انہار کے کنارے 590ایونیو میل پر شجر کاری "ٹین بلین سونامی پروگرام" سکیم کے تحت -/4,91,470 پودہ جات لگانے ہیں جس کا کام زیر تکمیل ہے جو کہ جون 2020 میں مکمل ہونا ہے جس پر کل خرچ کا تخمینہ مبلغ-/3,64,24,830روپے ہے۔

ii. محکمہ جنگلات ساہیوال (تحصیل ساہیوال)سے دوران سال19-2018 اور 20-2019تعدادی 975درختاں ناجائز چوری ہوئے جس پر فاریسٹ ایکٹ 1927ترمیم شدہ کے تحت ملزمان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے تعدادی 418 فاریسٹ کیس ہائے جاری کئے جن میں سے تعدادی 113 کیس ہائے کا جرمانہ مع قیمت مال وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کروایا، تعدادی 825 کیس ہائے کو چالان عدالت کیا، تعدادی 12 کیس ہائے پر پولیس میں مقدمات درج کروائے جبکہ تعدادی 25 کیس ہائے پر کارروائی نہ کرنے کی پاداش میں متعلقہ ملازمین کے خلاف ریکوریز عائد کیں۔

ضلع راولپنڈی: تحصیل گوجر خان میں محکمہ جنگلات کے ملکیتی رقبہ اوراس پر شجر کاری سے متعلقہ تفصیلات

*3753: **جناب جاوید کوثر:** کیاوزیر جنگلات جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کا کل کتنا رقبہ محکمہ کی ملکیت ہے؟

(ب) 19-2018 اور20-2019 میں اس رقبہ پر کتنی شجر کاری کی گئی ہے اور آئندہ کتنے رقبہ پر شجر کاری کی جائے گی؟

(ج) اس تحصیل میں جنگلات کی حفاظت کے لئے کتنے ملازمین ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کے پاس رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1)	بہگام فاریسٹ	5484ایکڑ
2)	بندہ سول رکھ	243ایکڑ
	ٹوٹل	5727ایکڑ

(ب) تفصیل بابت شجر کاری مندرجہ ذیل ہے:

سال	نام	جنگل شجر کاری
2018-19	بہگام جنگل	200ایکڑ

(ج) گوجر خان رینج میں جنگلات کی حفاظت کے لئے ملازمین اور اسامیاں کی تفصیل درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام اسامی	Sanctioned	Affective	Vacant
1	بلاک افیسر	07	05	02
2	فاریسٹ گارڈ	25	19	06

ضلع جھنگ صدر میں مالی سال19-2018
کے دوران شجر کاری کی مد میں مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3836: **محترمہ راحیلہ نعیم**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ محکمہ جنگلات کو مالی سال19-2018 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) ان فنڈز سے کتنی رقم شجر کاری پر خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس شجر کاری کے تحت اس ضلع میں کس کس روڈ، جگہ، پارک اور نہر پر کون سے درخت لگائے گئے اور مزید کتنے درخت لگانے کا ارادہ ہے؟

(د) شجر کاری مہم کے تحت کیا حکومت اس ضلع میں پھلدار اور پھولدار پودے اور درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کون کون سی مشینری اور گاڑیاں ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع جھنگ محکمہ جنگلات کو مالی سال 19-2018 کے دوران شجر کاری کے لئے درج ذیل فنڈز فراہم کئے گئے

1. ترقیاتی -/15123378
2. غیر ترقیاتی -/3094000

(ب)

1. ترقیاتی کام کے سلسلہ میں -/15123378 روپے شجر کاری کے سلسلہ میں خرچ ہوئے ہیں۔
2. غیر ترقیاتی کام کے سلسلہ میں -/3094000 روپے شجر کاری کے سلسلہ میں خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) شور کوٹ پلانٹیشن، چک جلال دین، بیلا منگینی میں شیشم، سرس، سفیدہ، کیکر وغیرہ اور جامعہ چوک ٹوبہ روڈ سٹی ایریا میں پیلکن، سوہانجنا، کچنار، سکھ چین لگائے گئے تھے اور مزید دوران سال 20-2019 میں -/2500000 پودے جات لگانے کا ٹارگٹ ملا ہے اس کے مطابق شجر کاری کا ارادہ ہے۔

(د) جی ہاں!

(ہ) جھنگ فاریسٹ ڈویژن میں 158 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(و) ضلع جھنگ میں تین عدد گاڑیاں اور پانچ عدد ٹریکٹر ہیں۔

رحیم یار خان: سرکاری فش فارمز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3860: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ کا دفتر ضلع رحیم یار خان میں کس جگہ واقع ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ کے دفتر میں موجود عملہ کے نام، عہدہ جات، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ضلع رحیم یار خان میں کتنے سرکاری فش فارم کہاں کہاں ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ ماہی پروری کا دفتر ضلع رحیم یار خان میں واقع A-26عقب ٹرسٹ کالونی، نزد جامعتہ الناصر، رحیم یار خان میں ہے۔

(ب)

نمبر شمار	نام عملہ	عہدہ	تعلیمی قابلیت	ڈومیسائل
1۔	محمد ارشد	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز	بی ایس سی	ضلع رحیم یار خان
2۔	امیر نواز	اسسٹنٹ وارڈن فشریز	ایم ایس سی	ایضاً
3۔	ثمن عیاض	اسسٹنٹ وارڈن فشریز	ایم ایس سی	ایضاً
4۔	اللہ بخش	فشریز سپروائزر	میٹرک	ایضاً
5۔	محمد کاشف رضوان	سینئر کلرک	ایف اے	ایضاً
6۔	غلام مصطفیٰ	ڈرائیور	میٹرک	ایضاً
7۔	محمد اشرف	نائب قاصد	میٹرک	ایضاً
8۔	ندیم احمد	چوکیدار	بی اے	ایضاً
9۔	جعفر امین	فشریز واچر	ایف اے	ایضاً
10۔	مختیار احمد	فشریز واچر	مڈل	ایضاً
11۔	محمد عابد	فشریز واچر	میٹرک	ایضاً
12۔	نصر اللہ	فشریز واچر	میٹرک	ایضاً
13۔	محمد جاوید	فشریز واچر	میٹرک	ایضاً
14۔	ارشاد احمد	فشریز واچر	میٹرک	ایضاً
15۔	محمد کاشف	فشریز واچر	ایف اے	ایضاً
16۔	محمد ارشد	فشریز واچر	مڈل	ایضاً
17۔	عدنان احمد	فشریز واچر	مڈل	ایضاً

(ج) ضلع رحیم یار خان میں کوئی سرکاری فش فارم نہ ہے البتہ ایک نرسری یونٹ اور ایک فش ہیچری موجود ہے۔

بہاولپور میں محکمہ جنگلات کے غیر آباد رقبہ، خالی اسامیوں اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3901: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے؟
(ب) کتنا رقبہ بنجر، غیر آباد ہے کتنے رقبہ پر درخت لگائے گئے ہیں؟
(ج) محکمہ جنگلات کو مالی سال 20-2019 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اس بجٹ میں سے کتنا خرچ ہوا ہے؟
(د) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
(ہ) اس ضلع میں کتنی لکڑی 18-2017 اور 2019 میں فروخت کی گئی تھی کتنی سوختہ لکڑی کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے؟
(و) کتنے رقبہ پر شکار گاہ ہے اور کون کون سی گاڑیاں محکمہ کے پاس ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) بہاولپور فاریسٹ ڈویژن میں درج ذیل رقبہ پر جنگلات واقع ہیں۔

کینال سائیڈ	روڈ سائیڈ	Compact
951.25 میل	287 میل	1839.95 ایکڑ

(ب) جانو والا رقبہ 10,000.00 ایکڑ صحرائی ایریا ہونے کی وجہ سے بنجر اور غیر آباد ہے جبکہ 1839.95 ایکڑ Compact ایریا پر جنگل، 951.25 میل انہار اور 287 میل روڈ سائیڈ پر درختان لگائے ہیں۔

(ج)

بجٹ سب سائیڈ	بجٹ Allocated (Rs. Millions)	بجٹ Utilized (Rs. Millions)
ڈویلپمنٹ	45.61	11.099
نان ڈویلپمنٹ	40.61	28.44
ٹوٹل	86.05	39.54

(د) بہاولپور فاریسٹ ڈویژن میں ملازمین کی تعداد حسب ذیل ہے:

کل تعداد	موجودہ تعداد	خالی اسامیاں
110	92	18

(ہ)

سال2017	1430درخت	23,151,949روپے
سال2018	1175درخت	19,609,202 روپے
سال2019	133درخت اور 33لاگ	2,676,886روپے

مختلف انہار، ذخیرہ جات اور روڈ پر خشک درختان موجود ہیں۔

(و) دفتر ہذا کے زیر سایہ کوئی شکار گاہ نہیں ہے اور محکمہ کہ پاس ایک گاڑی ہے۔

بہاولپور: لال سوہانرا نیشنل پارک کے رقبہ، ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3902: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) اس پارک کا مالی سال19-2018اور20-2019کا بجٹ مد وار کتنا ہے؟

(د) اس پارک میں کون کون سے جانور اور پرندے رکھے گئے ہیں؟

(ہ) اس پارک میں شکار گاہ کتنے رقبہ پر قائم ہے؟

(و) اس میں کتنے اور کون کون سی نسل کے ہرن ہیں ہرنوں کے پارک کا رقبہ کتنا ہے یہاں پر کتنے ہرن اس وقت ہیں اور ان کی افزائش نسل کا کیا انتظام ہے؟

(ز) اس پارک میں کون کون سی سہولیات حکومت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور162579.80 ایکڑ پر قائم ہے۔

(ب) لال سوہانرا نیشنل پارک فاریسٹ ڈویژن بہاولپور میں کل122 ملازمین کی منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے اس وقت کل 87 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ سب ڈویژن اور تین رینج ہائے اپنے فرائض منصبی سر انجام دے رہے ہیں۔ ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تعداد ملازمین	22
کل تعداد ملازمین	87

(ج) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں سال19-2018اور20-2019بجٹ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	غیر ترقیاتی فنڈ	ترقیاتی فنڈ	کل فنڈ
1	2018-19	82683380	10367866	93051246
2	2019-20	40971123	28463372	69434495

(د) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں مختلف جانور اور پرندے افزائش پا رہے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں شکار گاہ کے لئے مخصوص رقبہ مختص نہ ہے بلکہ شکار کرنے پر سخت پابندی ہے۔

(و) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں مختلف نسل کے ہرن موجود ہیں۔ان کی افزائش کے لئے انہیں قدرتی ماحول فراہم کیا گیا ہے۔ دیگر سہولیات میں صاف ماحول، تازہ پانی، سایہ، اچھی خوراک اور ضروری ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔ تفصیل قسم اور تعداد حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	مقام	رقبہ	قسم ہرن	تعداد
1	جنگلہ آر۔ڈی65	6.50ایکڑ	Black Buck	120عدد
2	جنگلہ آر۔ڈی25	28.00ایکڑ	Black Buck	316عدد
3	چلڈرن پارک	3.80ایکڑ	Chinkara & Spotted Deer	85عدد
	کل رقبہ	38.30ایکڑ	کل تعداد	521عدد

(ز) لال سوہانرا نیشنل پارک بہاولپور میں عوام کے دلچسپی بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس میں مزید اقدامات عمل میں لائے جائیں۔ عملہ کی کمی اور مزید فنڈز کی دستیابی سے یہاں پر موجود جانوران / پرندگان مزید پرورش پا سکتے ہیں اس کے علاوہ پارک میں جانوروں کی افزائش کے لئے تربیت یافتہ عملہ ضروری ہے جس سے جانوروں کی بیماریاں کم ہوں گی اور وہ مزید افزائش نسل کر سکیں گے۔

لاہور: فیکس نامی درخت کی کٹائی سے متعلقہ تفصیلات

*3956: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں ficus نامی درخت کی بے دریغ کٹائی کر دی جاتی ہے جس سے لاہور کے سبزہ میں کمی آتی ہے؟

(ب) کیا یہ ممکن ہے کہ پودوں کی کٹائی پر پابندی لگائی جائے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لاہور شہر میں سڑکات کے کنارے لگے پودہ جات کی نگرانی محکمہ پی ایچ اے کے زیر انتظام ہے لہٰذا اس سلسلے میں محکمہ پی ایچ اے سے معلومات لی جاسکتی ہیں۔

(ب) جی، ہاں۔ گورنمنٹ اس سلسلے میں قانون سازی کر سکتی ہے۔

رحیم یار خان: محکمہ جنگلات
کے خالی رقبہ اور جنگلات لگے رقبہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4376: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہوا ہے؟

(ج) کتنے رقبہ پر کن کن لوگوں نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے؟

(د) موجودہ حکومت نے جنگلات میں اضافہ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے اور کتنے رقبہ پر نئے درخت لگائے نیز کتنا رقبہ قبضہ مافیا سے واگزار کروایا، تفصیل سے بیان کریں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) لال سوہانرا نیشنل پارک سرکل، بہاولپور کے ضلع رحیم یار خان فاریسٹ ڈویژن میں جنگلات کے رقبہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم جنگل	رقبہ
	کمپیکٹ پلانٹیشن	
-1	عباسیہ	Ac 6749
-2	عباسیہ توسیعی ایریا	Ac 3410

3-	ولہار	Ac 6432
4-	قاسم والا	Ac 5763
5-	L1عباسیہ	Ac 8400
6-	LL/1L	AC 5212
7-	لیاقت پور سیل ڈپو	Ac 11
	ٹوٹل کمپیکٹ پلانٹیشن	Ac 34177
1-	سٹرکات کنارے جنگل	682کلومیٹر
2-	انہار کنارے جنگل	1935.97ایونیو میل

(ب) ضلع رحیم یار خان میں جنگلات کا کل رقبہ 34177 ایکڑ ہے۔ رقبہ ہذا کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. 12845ایکڑ پر فصل / جنگلات ہے۔
2. 14499ایکڑ رقبہ خالی ہے۔
3. 6822ایکڑ رقبہ پر قابضین قابض ہیں۔
4. گیارہ ایکڑ لیاقت پور سیل ڈپو ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان کے جنگلات کے رقبہ پر قابضین قابض ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نام قابض	نام جنگل	سال	کل رقبہ
پاک آرمی	L/Abbasia1	2005	Ac 165
		2006	Ac 4233
		2007	Ac 106
		2008	Ac 100
		2009	Ac 72
		2009	Ac 208
		2010	Ac 25
		2010	Ac 108
		2011	Ac 08
		2008	Ac 200
		2011	Ac 119
		2019	Ac 341
		ٹوٹل	Ac 5658

چولستان رینجر	Abbasia/1L	2008	Ac 275
چولستانی لوگ	Abbasia/L 1	1988	Ac 560
پاک آرمی	عباسیہ ذخیرہ	2012	Ac 250
محمد حسین، سجاول	عباسیہ ذخیرہ		
اور محمد امین وغیرہ		2012	Ac 52
		کل رقبہ	Ac 6822

(د) ضلع رحیم یار خان میں موجودہ دور حکومت میں جنگلات میں اضافہ کے لئے درج ذیل سکیم ہائے کے تحت 1833925 عدد نئے پودہ جات لگائے گئے، تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکیم	رقبہ شجرکاری کمپیکٹ	رقبہ شجرکاری انہار	تعداد پوداجات
1۔	گرین پاکستان پروگرام	Ac 555	0	Nos 402,930
2۔	پنجاب کی کمپیکٹ پلانٹیشن کے خالی رقبہ جات پر شجرکاری سکیم	Ac 190	0	Nos 137,940
3۔	ٹین بلین ٹری تی سونامی پروگرام	Ac 513	0	Nos 507,902
		0	Av.M 942,56	Nos 785,153
	ٹوٹل	Ac 1258	Av.M 942,56	Nos 1,833,925

ضلع رحیم یار خان میں کل 6822 ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین قابض ہیں جس میں 6770 ایکڑ پر پاک آرمی و رینجر ہیں جبکہ 52 ایکڑ رقبہ پر مسٹر ز محمد حسین، سجاول خان اور محمد امین وغیرہ قابضین ہیں جنہوں نے لاہور ہائی کورٹ بہاولپور بنچ بہاولپور میں رٹ پٹیشن نمبر 17/8869 دائر کی جس کا فیصلہ مورخہ 26.12.2017 کو محکمہ جنگلات کے حق میں ہوا۔ ناجائز قابضین نے سنگل بنچ کے اس فیصلہ کے خلاف لاہور ہائی کورٹ بہاولپور کے ڈبل بنچ میں Intra Court Appeal دائر کر رکھی ہے اور کیس لاہور ہائی کورٹ بہاولپور بنچ بہاولپور میں زیر التواء ہے جس کی محکمہ ہذا یکسوئی سے پیروی کر رہا ہے۔

خوشاب: یونین کونسل نمبر 12 اراڑہ اور نلی
کے جنگلات میں درختوں کی بے دریغ کٹائی سے متعلقہ تفصیلات

*4542: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب کے وہ علاقہ جات جہاں پر جنگل ہے ان جنگلات سے غیر قانونی طور پر درخت کاٹے جا رہے ہیں خاص کر یونین کونسل نمبر12 اراڑہ اور نلی کے جنگلات میں درختوں کی بے دریغ کٹائی کی جا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت صوبہ میں زیادہ سے زیادہ درخت لگا رہی ہے اس کے باوجود اس علاقہ میں درختوں کی بے دریغ کٹائی سے ماحول کو خراب کیا جا رہا ہے؟

(ج) اس بابت حکومت کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے تا کہ ماحول پر جو اثرات پڑ رہے ہیں تا کہ ان کا خاتمہ ہو سکے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) خوشاب موضع نلی کے نزدیک کوئی سرکاری جنگل نہ ہے۔ پرائیویٹ رقبہ جات پر محکمہ جنگلات کی کوئی عملداری نہیں ہے اور نہ ہی محکمہ کسی زمیندار کو اس کے ملکیتی رقبہ سے درخت کاٹنے سے روک سکتا ہے، پہاڑی علاقہ کے شاملات سے بھی اگر لوگ درخت کاٹیں تو دیکھنے والے یہی سمجھتے ہیں کہ محکمہ جنگلات کے درخت کاٹے جا رہے ہیں۔

موضع اراڑہ کے نزدیک کٹھہ اور حیات المیر کے سرکاری جنگلات ہیں جن کی محکمہ باقاعدہ پروٹیکشن کر رہا ہے، سرکاری جنگلات میں اگر کوئی نقصان ہوتا ہے تو محکمہ اپنے قوانین کے تحت باقاعدہ کارروائی کرتا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت صوبہ بھر میں جنگلات کی ترقی پر زور دے رہی ہے جبکہ پرائیویٹ رقبہ جات سے مالکان درخت کاٹ لیتے ہیں جن کو روکنے کا محکمہ کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات خوشاب سال 16-2015 سے سال 20-2019 کے دوران سکرب فاریسٹ تحصیل نوشہرہ میں 1158 ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کروا چکا ہے جبکہ TBTTP کے تحت ضلع خوشاب میں سال 20-2019 میں 1695120 درختان پرائیویٹ و سرکاری رقبہ میں لگائے ہیں جن کی کامیابی کی شرح 90 فیصد سے زیادہ ہے۔

راجن پور: داجل کینال اورڈی جی خان کینال پر جنگلات کی لکڑی کاٹنے کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4671: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راجن پور داجل کینال اور ڈی جی خان کینال کے پشتوں پر جنگلات موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کینال پر جنگلات بڑی تیزی سے ختم ہو رہے ہیں اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنگلات سے قیمتی لکڑی والے درخت بااثر لوگوں نے کاٹ لئے ہیں؟

(د) حکومت جنگلات سے درختوں کو کاٹنے کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ضلع راجن پور میں داجل کینال اور ڈی جی خان کینال کے پشتوں پر درختان موجود ہیں جو کہ محکمہ جنگلات کی نگہداشت میں ہیں۔

(ب) درست نہ ہے مذکورہ کینال پر خشک و گرے پڑے درختان بعد از منظوری مختلف سالوں میں نیلام کئے گئے ہیں نیز اگر کوئی شخص ناجائز طور پر درختان کی کٹائی کرتا ہے تو اس کے خلاف عملہ محکمہ جنگلات بر وقت محکمانہ کارروائی کرتا ہے علاوہ ازیں مذکورہ کینال پر ترقیاتی سکیم TBTTP کے تحت سال 20-2019 میں تعدادی 58310 پوداجات لگائے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص درختان کی چوری میں ملوث پایا جاتا ہے تو ان کے خلاف فیلڈ عملہ محکمہ جنگلات قانونی کارروائی کرتا ہے۔

(د) عملہ محکمہ جنگلات نے ضلع راجن پور میں سال 20-2019 کے دوران لکڑی چوری کو روکنے کے لئے ملزمان / ٹمبر مافیا کے خلاف آٹھ پرچہ پولیس درج کروائے ہیں اور گورنمنٹ شیڈول کے مطابق -/359200 روپے جرمانہ / عوضانہ وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کروائے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام

ریسٹ ہاؤس کی تعداد اور بکنگ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

798: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام کتنے ریسٹ ہاؤس ہیں؟

(ب) کیا وزیر اعظم پاکستان کی ہدایت پر یہ ریسٹ ہاؤس عوام کے لئے کھول دیئے گئے ہیں؟

(ج) ان ریسٹ ہاؤس کی بکنگ کرانے کا طریق کار کیا ہے اور ان ریسٹ ہاؤس کا روزانہ کی بنیاد پر کتنا کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول 28 ریسٹ ہاؤس ہیں۔

(ب) ہاں یہ ریسٹ ہاؤس عوام کے لئے کھول دیئے گئے ہیں۔

(ج) ریسٹ ہاؤس کی بکنگ محکمہ جنگلات کے متعلقہ ضلعی دفاتر سے کرائی جا سکتی ہے۔ ریسٹ ہاؤس کا یومیہ کرایہ محکمہ جنگلات پنجاب کے شیڈول کے مطابق درج ذیل ہے جو کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے مراسلہ نمبر SO(TAX)1-11/99 مورخہ 07.03.2014 کی روشنی میں لاگو کئے گئے ہیں:

نمبر شمار	تفصیل	شرح کرایہ فی یومیہ / بغیر ائر کنڈیشنڈ	شرح کرایہ فی یومیہ / ائر کنڈیشنڈ
1	آفیسر صوبائی و وفاقی حکومت	-/500روپے	-/1000روپے
2	دیگر جملہ افراد	-/1500روپے	-/2000روپے
3	مری کے ریسٹ ہاؤس	-/2000روپے	-/2000روپے

آفیسر اور دیگر جملہ افراد کے لئے۔

صوبہ میں جنگلات کے فروغ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

800: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ حکومت جنگلات کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھارہی ہے؟

(ب) شجرکاری کے فروغ کے لئے کون سے منصوبے شروع کئے گئے ہیں اوران منصوبوں پر عملدرآمد کس طرح کیا جائے گا؟

(ج) شجرکاری کی اس مہم میں کن افراد کو شامل کیا گیا ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) موجودہ حکومت جنگلات کے فروغ کے لئے کوشاں ہے اور جنگلات کا فروغ حکومت کا ترجیحی ایجنڈا ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی معاونت سے Ten Billion Tree Tsunami Programme کا آغاز یکم جولائی 2019 سے کر دیا ہے۔ جس میں صوبہ بھر میں وسیع پیمانے پر شجرکاری کی جائے گی۔ جس کے تحت آئندہ چار سالوں میں صوبہ بھر میں 466 ملین پودے لگائے جائیں گے۔ اس پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں قدرتی جنگلات، جھاڑی دار جنگلات، دریائی بیلا جات، نہری ذخیرہ جات، سڑکات و انہار پر اور کسانوں کی معاونت سے زرعی زمینوں پر شجرکاری کی جائے گی۔ اس کے علاوہ مسلح افواج کو بھی شجرکاری کے پروگرام میں شامل کیا جارہا ہے۔

(ب) شجرکاری کے فروغ کے لئے صوبہ بھر میں سب سے بڑا منصوبہ Ten Billion Tree Tsunami Programme ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً 32 ترقیاتی سکیموں کے ذریعے جنگلات کے فروغ کے لئے کام جاری ہے۔ ان منصوبہ جات پر محکمہ اپنی افرادی قوت و دیگر وسائل کے علاوہ کسانوں کی معاونت کیساتھ عمل درآمد کررہا ہے۔

(ج) شجرکاری کی مہم میں تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کو شامل کیا گیا ہے۔ جن میں محکمہ جنگلات کے علاوہ دیگر سرکاری محکمہ جات، مسلح افواج، تعلیمی اداروں، نیم سرکاری ادارے، ہسپتالوں، سول سوسائٹی، غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) اور کسان حضرات کو شامل کیا گیا ہے۔ تاکہ اس قومی فریضے میں تمام لوگ اپنا کردار ادا کر سکیں۔

صوبہ میں فش پونگ کی فراہمی اور فروغ سے متعلقہ تفصیلات

864: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت فش پونگ کی فراہمی کے لئے کسی مؤثر منصوبہ پر کام کر رہی ہے؟

(ب) حکومت نے بجٹ 20-2019 فش پونگ کی فروغ کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں؟

(ج) کون سے فش پونگ کو حکومت زیادہ فروغ دینا چاہتی ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی، ہاں، حکومت پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں محکمہ ماہی پروری پنجاب نے ڈائریکٹوریٹ آف فشریز ہیچری مینجمنٹ کے تحت موجودہ مالی سال20- 2019 سے پنجاب بھر میں فش پونگ کی فراہمی کے لئے تین نئے ترقیاتی منصوبے شروع کئے ہیں۔ جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

- Establishment of Fish Seed Hatchery and Creation of Research Facility at Bhaseen ,Lahore.
- Enhancement of Fish Seed Production Capacity of five Hatcheries in Punjab.
- Genetic Improvement of Culture able Fish Species in Punjab.

(ب) حکومت نے بجٹ 20-2019 میں فش پونگ کی فروغ کے لئے خطیر رقم مختص کی ہے۔اس سلسلے میں تین نئی مندرجہ ذیل ترقیاتی سکیمیں شروع کی گئی ہیں۔

- Establishment of Fish Seed Hatchery and Creation of Research Facility at Bhaseen ,Lahore.
- Enhancement of Fish Seed Production Capacity of five Hatcheries in Punjab.
- Genetic Improvement of Cultureable Fish Species in Punjab.

ترقیاتی سکیم نمبر1 کے تحت بھسین لاہور میں ایک عدد فش ہیچری کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے جو کہ لاہور ڈویژن و دیگر علاقہ جات کی بچہ مچھلی کی ضروریات کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہو گا۔اس سکیم کی تکمیل پر بائیس لاکھ بچہ مچھلی چائنیز و انڈین کارپ کی پیداواری صلاحیت حاصل ہو گی۔

ترقیاتی سکیم نمبر2 کے تحت صوبہ پنجاب میں پانچ مختلف ہیچریوں یعنی فش ہیچری بہاولپور، فش ہیچری میاں چنوں، فش ہیچری چھناواں، فش ہیچری فیصل آباد اور فش ہیچری فتح جنگ میں بچہ مچھلی کی پیداواری صلاحیت کو بڑھایا جارہا ہے اس سکیم میں خصوصی طور پر تلاپیہ کی افزائش پر توجہ دی جارہی ہے جس کے تحت سکیم کی تکمیل پر سالانہ دس لاکھ بچہ مچھلی(تلاپیہ)پیدا کیا جاسکے گا۔۔

ترقیاتی سکیم نمبر3 کے تحت فش ہیچری چھناواں گوجرانوالا میں اعلی نسل کے حامل برووڈ سٹاک کی تیاری بابت لوکل کارپ اقسام (رہو، موری، تھیلا)ایک ہیچری کا قیام عمل میں لایا جارہاہے اس سکیم کے تحت خصوصی برووڈ سٹاک کو گورنمنٹ و پرائیویٹ ہیچریوں پر مستقبل کے قابلِ تولید / برووڈ سٹاک کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔جو کہ نہ صرف پیداواری صلاحیت کے اضافے کا باعث ہو گا بلکہ موجودہ جینیاتی مسائل کو بھی حل کرے گا۔بجٹ20- 2019 کے حوالے سے تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ترقیاتی سکیم کا نام	دورانیہ	کل رقم	برائے سال 2019-20 (ملین)	سالانہ اہداف
1-	Establishment of Fish Seed Hatchery and Creation of Research Facility at Bhaseen, Lahore.	2020-21 تا 2021-22	228.844 روپے	53.393 روپے	بائیس لاکھ چائنیز و انڈین کارپ فش سیڈ پیداوار سالانہ
2-	Enhancement of Fish Seed Production Capacity of five Hatcheries in Punjab.	2019-20 تا 2021-23	258.000 روپے	48.921 روپے	ایک لاکھ گفٹ تلابیہ فش سیڈ پیداوار سالانہ بذریعہ ایس آر ٹی طریق کار
3-	Genetic Improvement of Cultureable Fish Species in Punjab.	2019-20 تا 2021-22	97.882 روپے	19.968 روپے	اچھی و اعلیٰ مطلوبہ خصوصیات کے حامل برووڈ سٹاک و فش سیڈ کی تیاری برائے اقسام مچھلی رہو، موری و تھیلا

(ج) محکمہ ماہی پروری پنجاب صوبہ بھر میں تلاپیہ و دیگر نئی اقسام مچھلی کے فروغ کے لئے کوشاں ہے تلاپیہ فارمنگ روائیتی کارپ فارمنگ کے مقابلے میں مندرجہ ذیل فوائد کی وجہ سے نہایت تیزی سے فش فارمرز میں مقبول ہو رہی ہے

1. سیم و تھور زدہ زمینوں اور نمکین پانیوں میں تلاپیہ فارمنگ زیادہ پیداوار و نتائج کی حامل ہے۔
2. تلاپیہ فارمنگ میں سٹاکنگ تعداد چار گنا زیادہ ہے۔
3. قیمتی زر مبادلہ جو کہ تلاپیہ بچہ مچھلی کی بیرون ملک سے درآمد پر خرچ آتا ہے بچانے میں مدد ملے گی۔
4. محکمہ ماہی پروری پنجاب تلاپیہ و دیگر مچھلیوں کے پونگ کی فراہمی سے لاکھوں ایکڑ ناقابلِ استعمال زمینوں کو استعمال میں لا کر نہ صرف خوراک میں لحمیاتی کمی کو پورا کرنے بلکہ غربت کے خاتمے کا مقابلہ کرنے میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے ان خاطر خواہ منصوبہ جات کی تکمیل سے صحت مند بچہ مچھلی کی فراہمی میں مدد ملے گی جو کہ ماہی پروری کے فروغ میں معاون ثابت ہو گی۔

صوبہ میں جنگلات کے جیو گرافک منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

936: محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں 16 لاکھ ایکڑ جنگلات کی جیو گرافک منصوبہ شروع کیا گیا ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کب تک مکمل ہو گا اور اس پر کتنی لاگت آئے گی۔

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) جی ہاں! صوبہ میں 16 لاکھ ایکڑ جنگلات کی جیو گرافک میپنگ کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت 1450000 ایکڑ رقبہ کی حدود بندی جی آئی ایس ٹیکنالوجی کے ذریعے کر دی گئی ہے۔

(ب) یہ منصوبہ مالی سال 19-2018 میں مکمل ہو چکا ہے، جس کے بعد ازاں تین ماہ کی توسیع دی گئی۔ اب یہ منصوبہ ڈویلپمنٹ سے نان ڈویلپمنٹ بجٹ میں منتقل ہو چکا ہے، جس کی باقاعدہ منظوری کے لئے کیبنٹ کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ جس کی منظوری کے بعد رواں سال بقایا کام (150000 ایکڑ رقبہ) 8.3 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہو جائے گا۔

صوبہ میں لاروا کھانے والی مچھلیوں
کا ذخیرہ شدہ پانی میں چھوڑنے سے متعلقہ تفصیلات

940: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈینگی لاروے کے خاتمہ کے لئے اب تک صوبہ بھر میں مختلف ذخیرہ شدہ پانیوں میں کتنی مچھلیاں چھوڑی گئی ہیں ضلع وار تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ یہ مچھلیاں مفت فراہم کرتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ ماہی پروری کے پاس لاروا والی مچھلیوں کا سٹاک ہر ضلع میں موجود ہے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) ڈینگی لاروے کے خاتمہ کے لئے سال 2019 میں صوبہ بھر کے ذخیرہ شدہ پانیوں میں چھوڑی گئی مچھلیاں کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ ڈینگی لاروے کے خاتمہ کے لئے مچھلیاں مفت فراہم کرتا ہے۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ کے ماہی پروری کے پاس صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں بچہ مچھلی کا سٹاک موجود ہے۔

ضلع سرگودھا: محکمہ جنگلات کے رقبہ پر
درخت لگانے کی تعداد اور محکمہ میں بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

957: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کا کل کتنا رقبہ ہے کتنے رقبے پر درخت لگائے گئے ہیں اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ نہروں کے آس پاس رقبہ محکمہ جنگلات کا ہے اوراس رقبے کو وقت کے ساتھ ساتھ زمینداروں نے اپنی زمینوں میں شامل کر لیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ ان زمینوں کو خالی کروا کر اس پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بڑی شاہراہوں کے آس پاس بھی محکمہ جنگلات کا رقبہ ہے جس پر درخت لگانے کی بجائے آس پاس کے زمینداروں نے اپنے استعمال میں رکھا ہوا ہے؟

(ہ) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے کل کتنے ملازمین ہیں؟

(و) کیا محکمے میں بھرتیاں میرٹ پر کی جاتی ہیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) سرگودھا فاریسٹ ڈویژن میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 3900.63 ایکڑ ہے اور 2691 / ایونیو کلومیٹر / اونیو کلومیٹر / ایکڑ رقبہ پر جنگل لگا ہوا ہے جبکہ 906 ایکڑ رقبہ خالی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں نہروں کے آس پاس رقبہ محکمہ انہار کی ملکیت ہے زمینداروں نے اپنی زمینوں میں شامل کیا ہے یا نہیں محکمہ متعلقہ ہی بتا سکتا ہے۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ جنگلات کو اگر مزید رقبہ مل جائے تو درخت لگائے جا سکتے ہیں۔

(د) ضلع سرگودھا میں بڑی شاہراہوں کے ساتھ رقبہ محکمہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی ملکیت ہے اور محکمہ جنگلات، سرگودھا کے پاس درخت لگانے اور نیلام کرنے کا اختیار ہے۔

(ہ) سرگودھا فاریسٹ ڈویژن، سرگودھا میں کل 147 ملازمین ہیں۔

(و) جی، ہاں! محکمے میں بھرتیاں میرٹ پر ہوتی ہیں۔

گرین پاکستان پروگرام کے تحت
صوبہ میں لگائے گئے درختوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1041: جناب نصیر احمد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومتی منصوبہ کے تحت جو ملک کے اندر دس ارب درخت لگائے جا رہے تھے ان میں سے صوبہ بھر میں کتنے درخت لگائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درخت ماحول دوست ہیں اس سلسلہ میں کوئی ماحولیاتی ریسرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ درخت صوبہ کی آب و ہوا سے مطابقت رکھتے ہیں؟

(د) اس سلسلہ میں کوئی فزیبلٹی سٹڈی کی گئی ہے تو اس کی کاپی بھی مہیا کی جائے؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) حکومتی منصوبہ کے تحت اب تک صوبہ بھر میں سال20-2019 کے دوران60.625 ملین کے پودہ جات نرسری میں تیار کئے گئے۔ 367 ایکڑ پر مختلف اقسام کی بیڈ نرسری لگائی گئیں اور صوبہ کے مختلف مقامات پر 45.230 ملین پوداجات لگائے گئے۔ علاوہ ازیں سال 19-2016 کے دوران گرین پاکستان پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں مختلف مقامات پر9.446 ملین پودہ جات لگائے گئے۔

(ب) منصوبہ میں شامل درخت ماحول دوست ہیں اور صوبہ کی آب وہوا سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جن میں شیشم، کیکر، ارجن، جامن، جنڈ، فراش، شہتوت، کیل، چیڑ وغیرہ شامل ہیں۔ بین الاقوامی ماحولیاتی ریسرچ کے مطابق درختوں کی تعداد میں اضافے کے باعث نہ صرف موسمیاتی تبدیلیوں کا سدباب کیا جاسکتا ہے بلکہ ہوا میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں بھی خاطر خواہ کمی لائی جاسکتی ہے۔

(ج) منصوبہ میں شامل درخت ماحول دوست ہیں اور صوبہ کی آب وہوا سے مطابقت رکھتے ہیں۔

(د) چونکہ سال20-2019 اس منصوبے کا پہلا سال ہے لہٰذا تمام شجرکاری کی مانیٹرنگ اینڈ ایویلوایشن رپورٹ سال 21-2020 میں مرتب کی جائے گی۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت جو کہ اس منصوبہ میں 50 فیصد اخراجات کی معاونت فراہم کر رہی ہے وہ بھی ایک آزاد ادارہ سے منصوبہ کی ایویلوایشن کروانے کا پروگرام رکھتی ہے۔

صوبہ میں سفاری پارک کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1054: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کل کتنے سفاری پارک موجود ہیں نیز حکومت نے ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا سفاری رائیونڈ اور جلو پارک میں جانوروں کے لئے ڈاکٹرز دستیاب ہیں؟

(ج) صوبہ بھر میں کل کتنے ادارے جانوروں کے تحفظ کے لئے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات (جناب محمد سبطین خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں ایک سفاری پارک ہے۔(safari zoo رائیونڈ روڈ لاہور) اس پارکس کی دیکھ بھال کے لئے معاون عملہ ہمہ وقت موجود ہوتا ہے۔

(ب) جی، ہاں! سفاری پارک رائیونڈ اور جلو سفاری میں ڈاکٹرز موجود ہیں جو کہ جانوران و پرندگان کی صحت کو مدنظر رکھے ہوئے ہیں۔

(ج) صوبہ بھر میں پنجاب گورنمنٹ کے دو ادارے پنجاب وائلڈ لائف اینڈ پارکس ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ لائیوسٹاک جانوروں کے تحفظ کے لئے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

بلک واٹر سپلائی کو جاری رکھنے
اور SOP's کے تحت مری کے ہوٹلز کھولنے کا مطالبہ

جناب محمد لطاسب ستی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بجٹ اجلاس میں COVID-19 کی وجہ سے quarantine میں تھا، میرے حلقے کا ایک بہت بڑا پراجیکٹ بلک واٹر سپلائی مری کے لئے بڑی مختصر سی رقم رکھی گئی ہے۔ اسے آئی سی یو میں تو رکھا گیا ہے لیکن میری آپ کے توسط سے وزیر خزانہ، سیکرٹری خزانہ اور پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے گزارش ہو گی کہ اس پراجیکٹ پر زیادہ سے زیادہ رقم رکھ کر بلک واٹر سپلائی مری کو جاری و ساری کیا جائے۔

جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی اور گزارش ہے کہ اس COVID-19 کی وجہ سے مری کی ہوٹل انڈسٹری بڑی بُری طرح متاثر ہوئی ہے، پورا ملک متاثر ہوا ہے لیکن مری میں ان بے چاروں کا صرف چھ مہینے کا سیزن چلتا تھا ان کے لئے حکومت کوشش تو کر رہی ہے لیکن آپ کے توسط سے میری گزارش ہو گی کہ عید کے فوراً بعد ایک SOP کے تحت انہیں ہوٹل کھولنے کی اجازت دی جائے کیونکہ وہ لوگ فاقہ کشی کے قریب آ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: .Order in the House جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے حلقے کے ایک بڑے important issue کے متعلق پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے اور ان کا پورا حق بنتا ہے کہ وہ اس پر بات کریں۔

جناب سپیکر! میں پہلے تو ان کے اسی پوائنٹ آف آرڈر پر جواب دے دیتا ہوں کہ ابھی کل کی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ نے راولپنڈی میں یہ اعلان کیا ہے کہ مری کی واٹر سپلائی سکیم کو مکمل کیا جائے گا چونکہ وہ تقریباً پچھلے دس سالوں سے بند پڑی ہوئی تھی۔ یہ سکیم 04-2003 میں شروع ہوئی تھی لیکن اس کے بعد اس پر کام روک دیا گیا تھا۔ یہاں پر میرے سارے معزز بھائی بیٹھے ہوئے ہیں اور سارے مجھ سے زیادہ تجربہ بھی رکھتے ہیں اور ان کے پاس مجھ سے زیادہ علم بھی ہے لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر کے مسئلے کو تھوڑا سا resolve کر لیں۔

جناب سپیکر! یہ ہمارے قواعد انضباط کار ہیں اس کا قاعدہ 209(2) ہے کہ:

> A point of order may be raised in relation to the business before the Assembly at the moment.

جناب سپیکر! یعنی جو معاملہ اسمبلی میں چل رہا ہو اس سے متعلق پوائنٹ آف آرڈر آ جائے۔ اگر ابھی یہاں سے کوئی معزز ممبر کھڑا ہو کر جس چیز سے متعلق مرضی پوائنٹ آف آرڈر اٹھا کر تقریر کر کے پرے ہو جائے تو یہ مناسب بات نہیں ہے۔ اگر ہم نے اس ہاؤس کو رولز کے مطابق چلانا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا کام ہے کہ اس ہاؤس کو رولز کے مطابق چلائیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 816/19 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

ضلع ساہیوال کے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول
چک نمبر 5/56 ایل کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا مطالبہ
(---جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب میں دیتا ہوں کہ دفتر ہذا کے مراسلہ نمبر P&D/3639 مورخہ 07-02-2020 کے تحت گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 50/5-L کی اپ گریڈیشن کے لئے فزیبلٹی رپورٹ سیکرٹری گورنمنٹ آف دی پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دی گئی ہے اور سکول اپ گریڈیشن کے لئے feasible ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز کی فراہمی پر اس پر عمل کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 3/20 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی منسٹر صاحب نے دینا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

محکمہ سکولز ایجوکیشن کے منصوبوں کی عدم تکمیل

(۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے عرض ہے کہ PMIU اور PSRP نے تعلیمی سال 21-2020 کے لئے 38.32 ملین روپے درسی کتب پنجاب کی 128 تحصیل / گاؤں میں فراہم کر دی گئی ہیں۔ طلباء کے داخلے میں اضافے کی بنیاد پر مزید کتب اضلاع کو فراہم کی جا رہی ہیں- PMIU نے ضلع لاہور کو مزید 43700 کتب جاری کر دی ہوئی ہیں اور ابھی باقی کتابوں کا بھی جو extra students اور آئے ہیں ان کے لئے بھی arrangement کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

تعلیم پر عام بحث

جناب چیئرمین: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر ایجوکیشن پر عام بحث ہے بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! آپ ایجوکیشن پر بول لیجئے گا۔ جی، منسٹر صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اپوزیشن کا ایک حق ہے۔ معزز وزیر نے وقفہ سوالات کے اندر وقفہ سوالات سے ہٹ کر بات کی ہے اور آپ نے انہیں اجازت دی وزیر قانون نے وقفہ سوالات کے اندر کھڑے ہو کر وقفہ سوالات سے ہٹ کر بات کی۔

جناب چیئرمین: سردار اویس احمد خان لغاری نے وقفہ سوالات سے ہٹ کر بات کی تو میں نے ان کو بھی اجازت دی ہے اور میں نے ان کو اجازت دی۔وزیر قانون نے رولز آف بزنس کی بات کی ہے۔جی، منسٹر صاحب!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے پوائنٹ آف آرڈر مانگا لیکن آپ نے نہیں دیا، ایسے نہیں چلے گا۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر ایجوکیشن پر بات کرنا چاہ رہے ہیں تو آج بحث بھی ایجوکیشن پر ہی ہے اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج سے دو سال پہلے جب ہمیں گورنمنٹ ملی تو ہم نے بیٹھ کر سب سے پہلے یہ دیکھا کہ problems کیا ہیں اور ان problems کو حل کیسے کرنا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
نے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے لگانے شروع کر دیئے)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم نے پہلے سولہ مہینوں کے اندر سولہ initiatives لئے ہیں جو کہ پچھلی گورنمنٹ نہیں لے سکتی تھی اور اس سے پچھلی گورنمنٹ بھی نہیں لے سکتی تھی اور انہوں نے کبھی بھی یہ چیزیں کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جب مجھے یہ منسٹری ملی تو ہمیں جو سب سے بڑا issue نظر آیا وہ یہ تھا۔ میں یہ سمجھا کہ پہلے تین مہینے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! کیا میں انہیں جواب دوں؟

جناب سپیکر! اگر میری جماعت دس سال حکومت میں ہوتی، تین دفعہ اس کا وزیر اعلیٰ رہا ہوتا اور وزیر اعظم رہا ہوتا تو مجھے کھڑے ہو کر یہ سوال کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے تھی۔ اگر دس سال تحریک انصاف کی حکومت ہوتی اور تین دفعہ میری پارٹی کا وزیر اعظم رہا ہوتا، تین دفعہ وزیر اعلیٰ میری پارٹی کا رہا ہوتا تو مجھے شرم آنی چاہئے تھی کہ میں اُٹھ کر سوال کروں۔ سوال کرنے کا کوئی حق نہ بنتا اور میں کبھی کھڑا نہ ہوتا۔

جناب سپیکر! تیس سال میری حکومت رہی ہو اور میں پھر بھی کھڑے ہو کر سوال کروں کہ میرے حلقے میں سکول ٹھیک نہیں ہوا، میرا ٹیوب ویل نہیں لگا، میری سڑک نہیں بنی، ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ ان کو چاہئے کہ یہ پانچ سال بالکل خاموش ہو کر بیٹھیں اور پانچ سال تک ایک لفظ تک نہ بولیں کیونکہ یہ اتنی لوٹ مار کر کے گئے ہیں، یہ اپنی چیزیں گنواتے، یہ اپنی priorities رکھتے لیکن انہوں نے اپنی کوئی priority رکھی ہی نہیں اور ان کی کوئی کارکردگی ہی نہیں اور اب ہمیں کہتے ہیں کہ یہ نہیں ہوا وہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں تو پریشان ہو جاتا ہوں کہ جب ایجوکیشن کے سوال آئے تو آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ یہ سکول نہیں بنا یہ دیوار نہیں بنی۔ بھائی تین دفعہ تو تم وزیر اعلیٰ رہ چکے ہو تین دفعہ تم وزیر اعظم رہ چکے ہو تو اب کیسے سوال کر رہے ہو؟ تم تو چپ کر کے منہ پر انگلی رکھ کر بیٹھ جاتے، آپ کو تو چاہئے کہ منہ پر انگلی رکھ کر بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر! ان کو چاہئے کہ یہاں پر ایوان کے اندر آئیں اور آپ make sure کریں کہ یہ منہ پر انگلی رکھ کر بیٹھ جائیں۔ ادھر ان کو سوال کرنے کی ان کو اجازت نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اگر تحریک انصاف کی حکومت اتنی دیر رہتی کہ جتنی دیر مسلم لیگ (ن) کی حکومت رہی ہے تو ہم نے تو کھڑے ہو کر کبھی بات ہی نہیں کرنی تھی۔ ہم خاموش ہو کر بیٹھ جاتے۔ پچھلے دس سالوں میں سارا کنٹرول ان کے پاس تھا، سارا پیسا ان کے پاس تھا، ساری سکیمیں ان کے پاس تھیں تو پھر آپ نے اپنے دور حکومت میں شعبہ تعلیم کی بہتری یا سکولوں کی حالت کو بہتر کرنے کے لئے کیا کیا ہے؟ اب ان کو ساری problems یاد آئی ہیں۔

جناب سپیکر! ان کے دور حکومت میں کبھی بھی تعلیم کو priority نہیں دی گئی۔ اپنی وزارت کے ابتدائی تین مہینوں میں مجھے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے میں منسٹر سکولز ایجوکیشن نہیں ہوں بلکہ ٹرانسفر منسٹر ہوں۔ ہم نے اساتذہ کی ٹرانسفر کے لئے صرف ایک ایپ بنائی ہے، اس پر کچھ بھی خرچ نہیں آیا اور اساتذہ کی ٹرانسفر کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ دوسرا سال بھی ہم نے E-transfer پر گزارا ہے۔ اس بارے میں ہمیں اور اساتذہ کو کوئی بھی problem پیش نہیں آئی۔

جناب سپیکر! میں سب کو exactly بتادوں کہ ہمارے پاس اساتذہ کے تبادلے کے لئے 22ہزار درخواستیں تھیں، لوگوں نے preferences 89000 دیں اور ہم نے ان سب درخواستوں کو E-transfer کے ذریعے deal کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے صرف 23 شکایات موصول ہوئیں جن کو redress کر دیا گیا اور اس سارے کام پر حکومت کا کوئی خرچہ نہیں ہوا۔ ہماری حکومت آنے سے پہلے اساتذہ کی ٹرانسفر کے حوالے سے ہر سال اربوں روپے کی کرپشن ہو رہی تھی۔ ہماری خواتین اساتذہ کے والدین میرے پاس آکر کہتے ہیں کہ آپ نے ہماری بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کی عزت کو بچا لیا ہے۔ اس سے پہلے انہیں اپنے تبادلے کے لئے سفارش کروانے کی خاطر ایم این اے، ایم پی اے اور منسٹر کے پاس جانا پڑتا تھا۔ اب وہ گھر بیٹھ کر اپنے موبائل فون پر اپنی ٹرانسفر کے لئے apply کر سکتے ہیں۔ ان کی درخواست بھی موبائل فون پر فائل ہو جاتی ہے اور پھر ٹرانسفر آرڈر بھی ان کے موبائل فون پر آجاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سب سے بڑی problem یہ آرہی تھی کہ پانچویں جماعت کے بعد 70 فیصد بچوں کو چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت میں پڑھنے کی سہولت نزدیک ترین مہیا نہیں تھی۔ اب ہم نے بچوں کو یہ سہولت مہیا کر دی ہے۔ یہ بڑے simple طریقے سے ہوا ہے۔ جہاں پر یہ پرائمری سکول ہیں ہم نے وہیں پر دوپہر میں Insaf Afternoon School Programme کے تحت چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعت کے بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ سب سے پہلے ہم نے 580 سکولوں کے اندر اس پروگرام کو شروع کیا اور اس کی وجہ سے 22ہزار بچے واپس سکولوں میں آگئے ہیں۔ اگر ہم یہ پروگرام شروع نہ کرتے تو یہ 22ہزار بچے اپنے گھروں میں بیٹھے ہوتے۔

جناب سپیکر! اب ہم انشاءاللہ تعالیٰ ایک ہزار مزید Insaf Afternoon Schools کھولنے جا رہے ہیں اور جو 70 فیصد بچے پانچویں جماعت کے بعد سکول چھوڑ دیتے ہیں ہم اس ratio کو کم کریں گے۔

جناب سپیکر! پچھلے ایک مہینے کے اندر ہم نے 1227 سکولوں کو اپ گریڈ کیا ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتادوں کہ یہ سارے سکول میرٹ کی بنیاد پر اپ گریڈ کئے گئے ہیں۔اس حوالے سے کسی نے کوئی سفارش نہیں کی اور ہم نے 1227 سکولوں کو across the board upgrade کیا ہے۔اس کی وجہ سے ایک لاکھ سے زیادہ بچے واپس سکولوں میں آ گئے ہیں۔پہلے ان کے علاقوں کے اندر جو سکول موجود تھے ان میں پانچویں کے بعد کی کلاسوں کا انتظام نہیں تھا اور جیسے ہی ان سکولوں کی اپ گریڈیشن ہوئی تو ایک لاکھ سے زیادہ بچے ان سکولوں میں واپس آ گئے ہیں۔ہم نے یہ سب کچھ میرٹ کی بنیاد پر کیا ہے۔

جناب سپیکر! میرے پاس ہمارے ایم پی اے، ایم این اے صاحبان تشریف لائے اور انہوں نے خود آ کر میرا شکریہ ادا کیا کیونکہ پہلے انہیں پتا بھی نہیں تھا کہ ان کے علاقوں کے سکول اپ گریڈ ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی دفعہ پرائیویٹ سکولز ایکٹ بنایا جا رہا ہے۔یہ کام مسلم لیگ(ن) کے حکمران بھی کر سکتے تھے مگر انہوں نے کبھی کوشش ہی نہیں کی۔حزب اختلاف کے ممبران ہر روز کھڑے ہو کر پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں اور دوسری چیزوں کے بارے میں complaints کرتے ہیں لیکن میں دیکھوں گا کہ جب پرائیویٹ سکولوں کے بارے میں ایکٹ منظوری کے لئے اس ایوان میں آئے گا تو ان میں سے کتنے معزز ممبران اس کی سپورٹ کرتے ہیں۔ہماری حکومت کی طرف سے پہلی دفعہ پرائیویٹ سکولز ایکٹ لایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی پچھلے دنوں ایک پرائیویٹ سکول میں harassment کا issue اُٹھا تھا۔ہم نے اس issue کو بھی پرائیویٹ سکولز ایکٹ میں شامل کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے "جھوٹ ہے، جھوٹ ہے" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: معزز ممبران خاموشی اختیار کریں۔Order please. Order in the House. منسٹر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم پرائیویٹ سکولز ایکٹ لے کر آرہے ہیں اور اس میں harassment کے حوالے سے بھی clauses شامل کی گئی ہیں۔ وہ اساتذہ جو harassment کے اندر convict ہوں گے انہیں دوبارہ کسی بھی سکول کے اندر پڑھانے کی اجازت نہیں ہو گی۔ اسی طرح ہم نے ایسے ٹیچرز کو دس لاکھ روپے جرمانے کرنے کی تجویز دی ہے اور انہیں جیل میں بھی بھجوایا جائے گا کیونکہ جب تک deterrence نہیں ہو گی اور جب تک penalty سخت نہیں لگائی جائے گی اس وقت تک ایسے واقعات کی روک تھام نہیں ہو سکے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ یہ سب چیزیں اس نئے ایکٹ کے اندر cover کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ ہم نے آج تک اپنے ٹیچرز کو وہ عزت نہیں دی کہ جس کے وہ حق دار ہیں۔ ڈاکٹر کا لائسنس ہوتا ہے لیکن ہم نے کبھی ٹیچرز کو لائسنس نہیں دیا۔ ہم Teacher Licensing Act لے کر آرہے ہیں جو انشاءاللہ تعالیٰ ٹیچرز کو عزت دے گا۔ ہم ٹیچرز کو اس معیار پر لے کر آرہے ہیں جو کہ پہلے کبھی بھی نہیں تھا۔ ہر ٹیچر کو لائسنس لینے کے لئے ایک process سے گزارا جائے گا۔ انشاءاللہ ہم یہ implement کروائیں گے تاکہ ہر ٹیچر کے پاس لائسنس ہو۔ یہ کیوں ضروری ہے اور اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جناب سپیکر! میں آپ کو بتاتا ہوں۔ پنجاب یا پاکستان کے ٹیچرز جب بیرونی ممالک میں گئے تو واپس آ گئے۔ ان اساتذہ نے کہا کہ ہم تو وہاں پر پڑھانے کے لئے گئے تھے لیکن ان کی حکومتوں نے ہم سے پوچھا کہ آپ کے پاس پڑھانے کے لئے لائسنس کون سا ہے؟ آپ کہاں پر، کس طرح پڑھا کر آئے ہیں اور اس کے ثبوت کے لئے آپ کے پاس کون سا permit or license ہے؟ ان اساتذہ نے کہا کہ ہمارے پاس تو کوئی permit or license نہیں ہے۔ This was the first time, we thought کہ ہمارے ٹیچرز کے پاس یہ permit or license ہونا چاہئے تاکہ سب کو equal opportunity مل سکے اگر کوئی ٹیچر ملک سے باہر جا کر پڑھانا چاہتا ہے تو اسے وہاں پر ایک عزت و احترام ملے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی یہ بل اسمبلی میں لایا جائے گا۔ دیکھتے ہیں کہ جب وہ بل اسمبلی کے اندر آئے گا تو حزب اختلاف کے معزز ممبران اس کی کتنی سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہ بتاتا چلوں کہ ہم نے پرائمری لیول پرMedium of Instruction Urduکیا ہے۔کیوں؟اس لئے کہ ہم ہمیشہ ایکEnglish complex nationsرہے ہیں۔ہم اس شخص سے بڑی جلدیimpressہو جاتے ہیں جو انگلش بولتا ہے۔ہم اس کی بات سنناشروع کر دیتے ہیں جو انگریزی بولتا ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کو یہ بتادوں کہ جب تک ہم پہلی جماعت سے لے کر پانچویں جماعت تک اپنے بچوں کے اندر ان کی اپنی قومی زبان اردو میںconcept clearنہیں کریں گے تو اس وقت تک یہ رٹا سسٹم ختم نہیں ہو سکے گا۔یہ کیوں نہیں ختم ہو رہا تھا؟کیونکہ اس وقت کی حکومت کے وزیر اعلیٰ کو2011میں ایک دن خواب آیا کہ سب کچھ انگلش میڈیم میں کر دیں۔اوہ بھئی!سوچ تو لیں،ہم پہلے سمجھ تو لیں۔

جناب سپیکر!پہلے کہ یہ کیوں کرنا ہے؟جس بچے کے ساتھ 23 گھنٹے اُس کے ماں باپ، اُس کے بہن بھائی یا اُس کے رشتہ دار جو زبان نہیں بولتے اور پھر ہم اُس بچے سے کہتے ہیں کہ تمہارے سارے concepts اس زبان میں clear کرنے ہیں اور اُس زبان میں اُس کے concepts clearنہیں کرنے جس زبان کی اُس کو سمجھ آئے۔

جناب سپیکر!میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ ہم یہ کرنے جارہے ہیں آپ دیکھنا کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام ہماری اگلیgenerationپر کیسےeffectکرے گالیکن بات یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر کسی نے دوبارہ اس کوchangeنہ کر دیا۔

جناب سپیکر!انہوں نے ٹیچرز کی rationalization کا کبھی نہیں سوچا۔میں نے سکولوں میں جاکر دیکھا کہ سکول میں14ٹیچرز اور100بچے ہیں اور جہاں6/6سو بچہ وہاں6/5ٹیچرز ہیں۔آپ دیکھیں کہnext within 30 to 45 days 90 percent plusسکولوں کے اندر بچوں کے تعداد کے حساب سے ٹیچرز پورے ہو چکے ہوں گے تاکہ ہمیںexactlyپتا چلے کہ کتنی hiringکرنی ہے یا نہیں۔جو لوگ بغیر کام کئے تنخواہیں لے رہے ہیں جب تک ہم اُن لوگوں کو کام پر نہیں لگائیں تب تک بات نہیں بنے گی کیونکہ تب تک ہمیں پتا ہی نہیں چلے گا کہ ہمیں کیا ضرورت ہے۔پہلے ہم اپناdataاکٹھا کر کے اپنے لوگوں کوadjustکر کے اُنہیں کام پر لگا لیں۔

جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ تعالیٰ 15۔ ستمبر کو سکول کھلنے سے پہلے maximum سکولوں میں ٹیچرز کو پہنچا چکے ہوں گے۔ ہم نے جو یہ سارے کام کئے ہیں انہیں کرنے کے لئے ایک روپیہ نہیں لگتا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک آخری اور ضروری چیز بتادوں کہ یہ کام کتنا آسان ہے ہم نے ایک اور app بنوائی ہے۔ ہم نے ٹرانسفر کی بھی app بنوائی اور ایک سال میں اڑھائی سے تین ارب روپے کی corruption ختم کی اور اس پر zero cost آئی اور اس پر ٹیچرز بہت خوش ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی بتادوں کہ یہ کام یہ بھی کر سکتے تھے مگر یہ سارے لوگ اپنی اپنی دکانیں بند نہیں ہونے دے رہے تھے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Order in the House, order in the House.، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں 60 ہزار پرائیویٹ سکول ہیں لیکن اُنہیں رجسٹر کرنے کے لئے کچھ نہیں کیا گیا اُن کی فائلیں مکمل ہو کر پڑی ہوئی ہیں لیکن کچھ نہیں ہو رہا تھا۔ ہم عید کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ پہلی دفعہ پرائیویٹ سکولوں کی online رجسٹریشن لے کر آ رہے ہیں اور پرائیویٹ سکول مالکان اس app پر بیٹھ کر اپنے اپنے سکولوں کی online رجسٹریشن کرا سکیں گے۔ اس problem کی وجہ سے ہمیشہ high lights چلتی رہتی تھیں، پیسے اور سفارشیں چلتی رہتی تھیں وہ سب چیزیں ختم ہو جائیں گی اور اس سے ہمیں exactly پتا چل جائے گا کہ کتنے پرائیویٹ سکول چل رہے ہیں، کتنے طلباء ہیں اور وہاں پر کیا کیا ہو رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں بس تھوڑی سی بات رہ گئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! محکمہ تعلیم پاکستان آرمی کے بعد سکولز ایجوکیشن پنجاب سب سے بڑا محکمہ ہے۔ یہاں پر آج تک کبھی ٹیکنالوجی کا استعمال نہیں ہوا تاکہ جتنی کرپشن ہو وہ کبھی پکڑی نہ جائے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی)

جناب چیئرمین: Order in the House, order in the House. جی، جناب خلیل طاہر سندھو! آپ بات کریں گے پھر ادھر سے بھی تو اُسی طرح کا response آئے گا ناں! جیسا response آپ کریں گے ویسا ہی response اِدھر سے آئے گا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری ظہیر الدین پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز منسٹر صاحب اتنی informative باتیں کر رہے ہیں تو ان باتوں کو غور سے سُنا جائے۔ یہاں پر ہمارے دو قابل وزراء تشریف فرما ہیں ابھی تو دوسرے قابل منسٹر صاحب کی بھی باری آنی ہے اور میرے دوست ابھی سے گھبرا گئے ہیں۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ وزیر سکولز ایجوکیشن! آپ wind up کریں پلیز۔ (قطع کلامیاں)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! مجھے صرف 4/2 منٹ اور چاہئیں۔ میں اگر ان کی جگہ پر ہوں تو دس سال کے بعد میں یہاں پر کھڑے ہونے کی جرأت نہ کروں۔ دس سال حکومت میں رہنے کے بعد بندہ ویسے ہی شرم کر جاتا ہے کہ میں دس سال حکومت کرنے کے بعد یہاں حزب اختلاف میں آیا ہوں تو مجھے کوئی بات نہیں کرنی چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! آپ wind up کریں پلیز۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان سے کہیں چُپ کر کے بیٹھ جائیں۔ ان کے پاس data ہی نہیں تھا تو یہ کیسے کام کر رہے تھے؟ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان لوگوں کا لاہور میں آخری سکول کب بنا تھا۔ وہ 2015 میں بنا تھا۔ ان کو یہ نہیں پتا کہ سکول کب بنانے ہیں کیونکہ ان کی گورنمنٹ کا کام سکولوں کو تباہ کرنا اور پرائیویٹ سکولوں کو بڑھانا اور پراجیکٹ کرنا تھا۔ یہی ان کا مقصد تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم لاہور میں ایک سونئے پرائمری سکول بنا رہے ہیں۔ ہم یہ سکول 21 کروڑ روپے میں بنا رہے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ مہربانی کریں اور ایک direction دیں کہ Chair کو direct نہیں کیا جا سکتا کہ پوائنٹ آف آرڈر کسی کو دیں یا نہ دیں۔ ماشاءاللہ جناب محمد بشارت راجہ بڑے سینئر ممبر ہیں مگر مجھے افسوس ہوا کیونکہ یہ dictation نہیں دے سکتے Chair کی مرضی ہے وہ جس کو مرضی ہو اسے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں point of explanation پر ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے direction نہیں دی۔ میں نے ایک چیز پوائنٹ آؤٹ کی ہے اور یہ پرانا دور بھول جائیں جب یہ direction لیا کرتے تھے۔ یہ وہ دور بھول گئے ہیں۔ آپ ہمیشہ وزیر قانون سے ڈرتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب مراد راس! wind up کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ہم 100 پرائمری سکول لاہور میں کھولنے جا رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کو یہ پتا چلے کہ یہ 21 کروڑ روپے میں کھل رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"غنڈہ گردی کی سرکار نہیں چلے گی نہیں چلے گی" نعرے بازی)

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! پلیز! wind up کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین میں آخری بات کروں گا کہ ہم ایک سو سکول لاہور میں کھول رہے ہیں اس کے علاوہ ہم موبائل سکول بھی لاہور میں لا رہے ہیں۔ موبائل سکول پہلی دفعہ کچی آبادیوں میں introduce کروائے جائیں گے۔ جہاں یہ سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس میں اہم بات یہ ہے کہ یہ سکول 21 کروڑ روپے میں کھل رہے ہیں۔ اگر ان کی سکیموں پر جائیں تو یہ تین سکول نہیں کھول سکتے۔ ہم اسی amount کے اندر ایک سو سکول کھولنے جا رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی جناب سے request کی تھی کہ آپ ماشاء اللہ بڑے اچھے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کا اچھا background ہے۔ آپ جب اس چیئر پر بیٹھتے ہیں تو آپ بطور custodian of the House بیٹھتے ہیں۔ اپوزیشن اور حکومت دونوں کو لے کر چلنا آپ کا کام ہے۔ یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب چیئرمین: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ بات کروں گا کہ ابھی آپ نے جس طرف نشاندہی کی ہے۔ آپ بھی اس ہاؤس میں بطور اپوزیشن ممبر بیٹھتے رہے ہیں۔ اس وقت رانا محمد اقبال خان سپیکر کے طور پر بیٹھتے تھے، اپوزیشن اس سے زیادہ برا سلوک کرتی تھی اور ہمیشہ Chair نے ہاؤس کے ماحول کو بہتر رکھنے کی کوشش کی کیونکہ جب آپ کسٹودین ہوتے ہیں تو neutrality اور impartiality کو آپ نے make sure کرنا ہوتا ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ نے بھی بات کی تھی کہ رانا محمد اقبال خان dictation لیتے تھے تو حکومتی ممبران یہ کہتے تھے کہ سپیکر صاحب اپوزیشن کو زیادہ وقت دیتے ہیں۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر دوسری بات یہ ہے کہ میرے خیال میں Chair کو گمراہ کرنے کی بات کی جا رہی ہے۔ ہم قاعدے اور قانون۔۔۔

جناب چیئرمین: اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ دیں۔

جناب چیئرمین: چلیں! پہلے آپ پڑھ لیں پھر میں پڑھ لوں گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جب Rule 209. Decision on points of order پر بات آتی ہے تو اس کی sub clause(2) ہے کہ:

(2) **A point of order may be raised in relation to the business before the Assembly at the moment:**

Provided that the Speaker may permit a member to raise a point of order during the interval between the termination of one item of business and the commencement of another if it relates to maintenance of order in, or arrangement of business before, the Assembly.

جناب سپیکر! میرا آپ سے۔۔

جناب چیئرمین: اگر مجھے اجازت دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں بات ختم کر لوں تو آپ نے ہی بات کرنی ہے۔ ہمیں تو کبھی کبھی موقع ملتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے بعد میں speech بھی کرنی ہے۔ آپ کی باری ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آج speech کروں گا لیکن یہ پوائنٹ آف آرڈر جو ہے اس کے بعد کروں گا۔ یہاں پر جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں یہ اپنے اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ یہ اپنے حلقوں میں یہ وعدہ کر کے آئے ہیں کہ وہاں پر جو عوامی issues ہیں اور جو جمہوریت کو خطرات ہیں اس کے بارے میں on the floor of the House بات نہیں کریں گے تو اور

کہاں کریں گے۔ اسمبلی کا floor اصل میں debating forum ہے یہاں debate ہوتی ہے اور یہاں سے چیزیں نکلتی ہیں اور policy یہاں سے derive ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ اس ہاؤس کے لئے، اس ملک کے لئے اور اس ملک میں جو جمہوریت ہے اس کے لئے آپ کو اپنا روّیہ اس طرح کا رکھنا ہو گا کہ لوگوں کی بات سنیں۔ آپ کو جو frustration نظر آرہی ہے تو یہ اس وقت ہوتی ہے جب آپ لوگوں کی زبان بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! میری ایک گزارش سنیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو اور رانا محمد اقبال خان ہمارے بڑے بھائی ہیں، ہم سے سینئر ہیں اور وزیر قانون بھی سینئر ممبر ہیں میری آپ تینوں سے یہ گزارش ہے کہ:

Rule 209. Decision on points of order.-

(2) A point of order may be raised in relation to the business before the Assembly at the moment:

کیا جو بزنس چل رہا ہوتا ہے تو کیا پوائنٹ آف آرڈر اسی پر آتا ہے۔ میری observation میں نہیں آتا۔

> Provided that the Speaker may permit a member to raise a point of order during the interval between the termination of one item of business and the commencement of another if it relates to maintenance of order in, or arrangement of business before, the Assembly.

کیا Provided that the Speaker may permit پر عملدرآمد ہوتا ہے۔ یہ آپ اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں۔

(3) A point of order may not be raised before the Speaker has disposed of the earlier point of order.

جب چیئر dispose of کرتی ہے تو اس کے بعد یہ کچھ ہوتا ہے جو آپ کے سامنے ہوا ہے۔

(4) Subject to the provisions of sub-rules (1), (2) and (3), a member may formulate a point of order and the Speaker shall decide whether the point raised is a point of order and, if so, give his decision thereon, and his decision shall be final.

اگلی بات غور سے سنئے گا۔

(5) No debate shall be allowed on a point of order, but the Speaker may, if he thinks fit, hear the members before giving his decision.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہی تو ہم بھی کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: ہاں پر no debate لکھا ہوا ہے لیکن کیا debate نہیں ہوتی؟ یہاں debate بالکل ہو رہی ہے اور without the permission of the Speaker آپ بالکل debate کرتے ہیں۔

(6) A point of order is not a point of privilege.

(7) A member shall not raise a point of order:-

(a) to ask for information; or

(b) to explain his position; or

(c) when a question on any motion is being put to the Assembly; or

(d) which may be hypothetical; or

(e) that Division Bells did not ring or were not heard.

(8) There shall be no discussion on a decision on a point of order.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اب میری بات سنیں۔

جناب چیئرمین: اب اگر ان چیزوں کو آپ observe کریں گے تو پوائنٹ آف آرڈر چلتا رہے گا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میری آپ سے یہی مؤدبانہ گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں نے speech کرنی ہے لہٰذا آپ پانچ نہیں بلکہ پندرہ بیس منٹ بڑھائیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بسم اللہ کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ آپ Black's Law Dictionary منگوائیں کیونکہ یہاں جتنی بات ہو رہی ہے یہ ساری ریکارڈ ہو رہی ہے اور future generations نے دیکھنا ہے کہ اس اسمبلی کے اندر کیا گفتگو ہوئی؟ آپ فوری طور پر Black's Law Dictionary منگوائیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو اور ہاؤس نے بھی سمجھ لیا ہے لہٰذا پلیز! اب آپ debate شروع کریں تاکہ ہاؤس کا ٹائم بچے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں اپنی debate شروع کرتا ہوں لیکن میری آپ سے گزارش ہے کہ Chair کا روّیہ اس طرح ہونا چاہئے جس طرح ماضی میں رانا محمد اقبال خان کا رہا ہے۔ آپ اعلیٰ روایات کو لے کر چلیں کیونکہ جناب پرویز الٰہی جب Chair پر بیٹھتے ہیں تو وہ ممبران کو پورا ٹائم دیتے ہیں جس پر ہم اُن کو appreciate بھی کرتے ہیں لہٰذا آپ کو بھی ٹائم دینا چاہئے اور روایات کے مطابق آگے چلنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: اگر مجھے اجازت ہو تو میں ایک بات کروں؟ ویسے مجھے بات کرنی نہیں چاہئے۔ وزیر قانون! They take advantage of me! میں صرف یہی بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ آپ کی سوچ ہے جس پر میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

جناب چیئرمین: میں نے تو کہہ دیا ہے I have only courage to say it

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی۔ اب میں ایجوکیشن پر آتا ہوں۔ آج جب ایجوکیشن پر بات ہونی تھی تو آپ یقین کریں کہ میں آج سوچ کر آیا تھا کہ ہم سیاسی point scoring نہیں کریں گے کیونکہ اس کی reason یہ ہے کہ ایجوکیشن ایک ایسا subject ہے جس کے بارے میں قائداعظمؒ نے کہا تھا کہ تعلیم تلوار سے زیادہ طاقتور ہے۔ یہ پاکستان کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ میں آج یہ سوچ کر آیا تھا کہ جو کام ہم نے کیا، جو کام ہم سے پہلے والی حکومتوں نے کیا اُس کی continuity ہو۔ دیکھیں، میں بڑا openly بات کروں گا کہ ریسکیو 1122 ہم سے پہلے والی حکومت نے شروع کیا تھا لیکن جب ہماری حکومت آئی تو ہم نے کہا کہ یہ اچھا پراجیکٹ ہے جس کو ہم ہر ڈسٹرکٹ تک لے کر گئے۔ یہ میاں محمد شہباز شریف کا ظرف تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! یہ بھی بتائیں کہ وزیر آباد کا ہسپتال کہاں گیا؟

MR CHAIRMAN: Order in the House.

رانا مشہود احمد خان: چودھری ظہیرالدین کبھی سکون بھی کر لیا کریں کیونکہ آپ بڑے سینئر ہیں، ہمارے بزرگ ہیں اور آپ کا ایک احترام ہے۔

MR CHAIRMAN: Please address to the Chair.

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! آج میں اور ہم سب ممبران اس frame of mind کے ساتھ آئے تھے کہ پاکستان کے حالات کے پیش نظر پاکستان کو آگے لے کر جانے کے لئے صرف ایک ہی ذریعہ ہے جو تعلیم ہے۔ ہم نے آج جو گفتگو سنی ہے یقین کریں کہ آج اگر تعلیم پر بات نہ ہوتی تو ہم آج واک آؤٹ کرتے، باہر سڑکوں پر جاتے کہ ایک منسٹر جس کے پاس تعلیم کا portfolio ہے جس نے لوگوں کے لئے عدم برداشت اور role model بننا ہے لیکن اگر آپ اس کی گفتگو سنیں تو کسی بھی طرح یہ لائق ہے کہ اس کو وزیر تعلیم کہا جاسکے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House دوسری بات یہ بتا رہا ہوں کہ ہماری یہ باتیں ریکارڈ کر لیں، یہاں پر محکمہ تعلیم کے افسران بھی بیٹھے ہیں کہ منسٹر صاحب نے جتنے بھی initiatives گنوائے ہیں یہ سارے کے سارے میاں محمد شہباز شریف کے شروع کئے ہوئے ہیں بے شک یہ محکمہ تعلیم کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کو بتاتا ہوں کہ جب ہم حکومت میں آئے تھے تب پنجاب کے سکولوں میں 80 لاکھ بچہ تھا، پنجاب کے سکولوں کے اندر مسنگ فسیلٹیز تھیں لیکن ہم نے سکولوں میں انوسٹمنٹ کی جس کا رزلٹ یہ نکلا کہ ہم نے اڑھائی لاکھ سے اوپر میرٹ پر اساتذہ بھرتی کئے لیکن ایک بھی ایسا کیس نہیں ہے جس میں سفارش ہوئی ہو۔ جو اساتذہ میرٹ کی بنیاد پر بھرتی ہوئے وہ پنجاب کے اندر ایک تعلیمی انقلاب لے کر آئے۔

جناب سپیکر! وقت پورے پنجاب کے سکولوں کا data share کرنا شروع کیا اور dash oards بنائے اس لئے ہر وقت پتا ہوتا تھا کہ کس سکول میں کتنے بچے ہیں، کتنے اساتذہ ہیں اور سکول کی مسنگ فسیلٹیز کیا ہیں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار
کے بنچوں سے "جھوٹ جھوٹ کی نعرے بازی")

جناب چیئرمین: آرڈر پلیز۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہاں سے ابھی نعرے لگ رہے ہیں لیکن میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ایجوکیشن کا ریکارڈ یہاں پر لائیں، ہاؤس کے ساتھ share کریں اور میں ایسی کوئی بات نہیں کروں گا جو ریکارڈ سے باہر ہو گی۔ ہم نے Cambridge, Oxford and UCL کے ساتھ مل کر ٹیچرز ٹریننگ کے modules بنائے۔ ہم نے star ٹیچر کا آغاز کیا اور best ٹیچرز کو دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں بھیجا جاتا تھا۔

جناب چیئرمین: رانا مشہود احمد خان! اب جمعتہ المبارک کا خطبہ شروع ہونے والا ہے اس لئے آپ wind up کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر ہمیشہ opening نہیں بلکہ wind up speech کرتا ہے لیکن اگر بات کرنی ہے تو پھر سوموار کو ایجوکیشن پر discussion رکھیں۔ ایجوکیشن پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: آپ پرانی باتیں نہ کریں بلکہ کوئی تجویز دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں بات کر رہا ہوں۔ آپ ٹائم دیں تو میں بتاؤں ناں۔

جناب چیئرمین: اب wind up کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اگر ٹائم نہیں ہے تو سوموار کو بھی general discussion رکھیں۔

جناب چیئرمین: جی، ہم دیکھ رہے ہیں۔ شاید انہوں نے سوموار کو لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھی ہوئی ہے جس کو change کر لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جمعتہ المبارک کے بعد بھی اجلاس کر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اس پر فیصلہ کریں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ سوموار کو چونکہ متعلقہ منسٹر نہیں ہوں گے لہٰذا عید کے بعد کسی دن بھی رکھ لیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نماز جمعہ کے بعد بحث رکھ لیں۔

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on the Monday the 27th July 2020 at 2.p.m